



# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## مباحثات

دہرا شنبہ موخرہ ۵ جون ۱۹۸۵ء

صفحہ	مندرجات	ممبر خمار
۱	تلاوت قرآن پاک در ترجیح	۱
۲	وقفۃ سوالات	۲
۳۶	رخصت کی درخواست	۳
۳۷	ذریعہ خزانہ کی انقریبی	۴
۳۸	بلوچستان مالی ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء (مسودہ قانون پاس کیا گیا)	۵
۳۹	مطابقات نزد برلنے سال ۸۶-۸۷ء کی منظوری	۶

شمارہ ششم

جلد سوم

# ۱

## قہرست ایک من جزوں لئے آج کے اجلاس میں تشریف کی

۱۔	مسنون فضیلہ عالیہ ای انی
۲۔	میس س پری گل آنا
۳۔	مشیر آبادان فربید دن آبادان
۴۔	میر عبدالغفور بلوچ
۵۔	میر عبدالکریم نوٹشیر وائی ( پارلیمنٹری سینکڑی )
۶۔	مشیر عبدالمحیہ بزنجو
۷۔	میر عبدالنبي جمالی ( فریر )
۸۔	عبداللطیہ آنا ( ڈپٹی اسپیکر )
۹۔	سردار احمد شاہ کھیتران
۱۰۔	مشیر ارجمند داس بھجی ٹھ
۱۱۔	مشیر عصمت اللہ خان موسے خیل
۱۲۔	سردار ہسادرخان بنگلزی ( وزیر )
۱۳۔	مشیر بشیر مسیح
۱۴۔	میر جاکر خان ڈودھی
۱۵۔	سیدہ دار کر بیم
۱۶۔	سردار دینارخان کردا
۱۷۔	مشیر گلشنید محمد نو تیسیری
۱۸۔	میر فتح علی عمرانی
۱۹۔	جام میر غلام قادر خان ( وزیر اعلیٰ )
۲۰۔	گل زمان خان مک
۲۱۔	میر ہمایوں خاں مری۔

(ب)

مشراقبال احمد کھوہ	-۲۲
محمد انور ملک دوتانی	-۲۳
ارباب محمد نواز خان کاسی (وزیر)	-۲۴
مشر خمد صاحب جوتوانی	-۲۵
حاجی محمد ناہ مردان نڈی	-۲۶
سردار محمد نعیق رب خان ناصر	-۲۷
حاجی ملک محمد یوسف پیغمبر علی زادی	-۲۸
میر بی بخش خان کھوہ	-۲۹
مشر ناصر علی بلوجہ	-۳۰
مشر فوراً حمد مری	-۳۱
مشر سیف اللہ خان پراجہ (وزیر)	-۳۲
مشر سیدم اکبر بھٹا	-۳۳
نواب تیمور شاہ جوگنڑہ (وزیر)	-۳۴
پرشیم بھٹا جان	-۳۵
مشر ذوالفعار علی مکسی	-۳۶
مشر نصیر احمد پاچا	-۳۷
محمد نصیر منی محل	-۳۸
ڈاکٹر حیدر بلوجہ (وزیر)	۳۹
سردار نثار علی	-۴۰

# یونیورسٹی صوبائی اسمبلی کا دوسرے اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز چھارشنبہ، مورخہ ۵ جون ۱۹۸۵ء برقرار ساڑھے نو نجی  
صحیح، زیر صدارت، صدر پریس در خان کا کرلا اسپیکر منعقدہ ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترتیب جہاز  
قاری سید انعام راحمہ اللہ علیہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

إِنَّمَا أَمْرُنَا مَدْرَسَةً أَدْكَنَ رَمَكَمْ فَسَبَّهُمْ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْمَعُهُمْ فِي الْقَوْلَةِ  
مَا أَسْتَطَعُهُمْ وَأَسْمَعُهُمْ وَأَطْبَعُهُمْ فَإِنَّفَعُوا مَا لَفَعُوا حَسِيرًا لَّا يَنْصِبُكُمْ وَمَنْ  
يَوْمَ شَعَّ تَفْسِيرِهِ وَنَادَى لَكُمْ هُمُ الْمُلْكُوْنَ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

(التفاین ۱۹۴۱ پاٹ ۱۲)

بے شک تھا رے اموال اور اولاد / بس تھا رے لئے ایک آزمائش کی چیز ہے۔  
اور جو شخص ان میں میں کہ اللہ کو یاد رکھ کر تو اللہ کے پاس بڑا بڑا بھروسہ / بس  
جہاں تک تم سے ہوئے / اللہ سے ڈستے رہو۔ اور اس کے احکام کو سنو  
اور مانو / اور مال خرچ کیا کھو دا کریے تھا رے لئے بہتر ہو گا اور جو  
شخص بخوبی کرنے سے محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ غلام باتے والے ہیں /

## وقہہ سوالات

**مسئلہ اسپیکر:** آب سوالات بیوں گے پہلا سوال میر غنی بخش خان کھوسہ کا ہے

### ۳۶۔ میر غنی بخش خان کھوسہ

کیا وزیر منضوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یونیسف پروگرام کے تحت صوبے میں کن علاقوں کیے وارث سپلائی سکیم برائے آب  
وزشی کا منضوبہ ہے؟

(ب) ضلع لٹیڑ آباد میں جن علاقوں میں ان اسکیوں کی منظوری ہوئی ہے ان پر اسک باقاعدہ کام  
کیوں شروع نہیں کیا گی تفصیل دی جاتے؟

### وزیر منضوبہ بندی و ترقیات

(الف) محکمہ بایاڑ نے اقوام متحده کے ادارہ "یونیسف" کی مالی اور فنی امداد سے آئندگہ ذیل  
اضلاع میں وارث سپلائی اسکیوں شروع کی ہیں۔

#### نام اسکیم

- |                |             |
|----------------|-------------|
| ۱۔ پیر علی زنی | ۲۔ خراب زنی |
| ۳۔ بابر زنی    | ۴۔ سندھی    |
| ۵۔ مستانگ روڈ  | ۶۔ کوئٹہ    |
| ۷۔ دریاگریہ    | ۸۔ اوریاں   |

#### نام اضلاع

پشین  
کوئٹہ

کلات

لو رالان

**میر بی بخش خان کھوسرہ:** رضنی سوال) جناب والا! ہمیں بتایا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے  
چار اسکیمیں ہیں۔ ان پر ایس سوترا سمی سے کام شروع ہونا تھا۔ جنکا اپ انیں  
سوچا ہے۔ جناب والا! یہ اسکیمیں کیوں رد کردی گئی ہیں جواب میں ان کا حال نہیں  
دیا گی کہ ان کو کیوں مسترد کیا گیا؟ دفعہ کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ شرقی نظر آباد سے  
متصل ہیں۔

**میان سعف الدین خاپرہ جس نے مخصوصہ بندی و ترقیات:** جناب، جہاں تک ان اسکیم کا تعلق ہے  
تو بتائیا چاہتا ہوں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ زیرِ میں داڑھ لائکنگ کی وجہ سے ان کو باہ کرو  
بل لہذا انہوں نے ان اسکیم کو ڈرائپ کر دیا۔

**میر بی بخش خان کھوسرہ:** جناب والا پڑھ فیڈر دہا سے ڈریو میل کے نام  
پر ہے وزیر اعلیٰ صاحب دہا خود آئے تھے انہوں نے بھی ملاحظہ فرمایا تھا اور ستہ محمد  
میں ٹینکوں کے ذریعے کام ہوا ہے جناب والا! میری تجویز ہے کہ تالاب سے پانی لایا  
جائے جھٹ پٹ اور ٹپل ڈیرہ میں ایسا ہوا ہے۔ کی ہجڑی طرف ایسا نہیں ہو سکتا۔؟

**وزیر مخصوصہ بندی و ترقیات:** جناب والا! بایا ڈپرڈ گرام کو اگر صحیح نظر سے  
دیکھا جائے تو یہ ایک امدادی ہر دگرام کو جس میں باہر کے مالک ہماری امداد کرنے  
ہیں ہالیں دہ تیار کرتے رہیں۔ اس مرتباً لئے افسران باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ انہوں  
نے یہ بتایا کہ اتنی زیادہ رقم کی اکیس اسکیم ہم پاس نہیں کر سکتے انہوں نے مزید بتایا  
کہ اسکیات کے سلی اسٹیٹ لی جائیں اور فی اسکے لئے لگت کم ہو۔ ہماری خواہشات اتنی  
جگہ ہیں لیکن اکثر میں ان کے پاس ہے پانی داڑھ لائکنگ کی وجہ کھروانکھلا۔ جیسا آئے  
فرمایا۔ متباول کے طور پر کچھ کیا جائے۔ لیکن فی اسکیم اگر رقم ہوگی تو وہ اس کو قبول  
کریں گے۔ غالباً ان اسکیم کی لگت زیادہ ہوگی اس سے ڈرائپ کر دی گئی ہوں گا۔

میر بی بخش خان کھوسہ: جناب والا! جس رقم سے غربی نصیر آباد کا حصہ  
بن لے گے۔ اس سے آدھی رقم خرچ ہوتی۔ یکونک متعلق لوگ آئے ہوں تے کھانا  
کر اگر رقم زیادہ خرچ ہو گی ہم اس کو برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ کیا اس سلسلے  
میں ذریعہ موسوف ا مخواہی کریں کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک یکوں ہو رہا ہے۔ جو  
منظور شدہ ا سکیوں کو ڈراپ کیا گیا غربی نصیر آباد میں پانی نہیں ہے۔ صحت  
کا مسئلہ ہے وہاں میریا زیادہ ہوتا ہے۔ میں یہ بات اتنا ہوں کہ یہیہ باہر کا ہوتا  
ہے لیکن اس کے ارد ڈر تو آپ لوگ دیتے ہیں۔

### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

جناب اسپیکر! میں میر صاحب کی تقریر کا بڑا  
مشکر ہوں اس سلسلہ میں بھے قائم بمراست ہمدردی ہے۔ ہمیاد کے پردگرام کے  
سلسلہ میں میں بہت خوش ہوں گا اگر مجرح حضرات اپنے متعلقہ علاحتے میں بدل جائیں  
تین یوں کوئی آپ ہی تو میری آنکھیں ہیں آپ ہی میرے ہاتھ ہیں۔

میر اسپیکر! میں میر صاحب سے وض کروں گا اگر پانی کٹوانہ ہو اور ان کا  
حق بنتا ہو تو آپ ان کے معاملہ میں ہمدردی کریں۔ اور پورٹ منگولیں۔ شکریہ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جناب والا! اس سلسلہ میں تو عرض کر رہا  
ہوں۔ میں کبھی بھی ایسی بات نہ کرتا مگر بانی کڑا تھا۔ جناب والا! میں تو یہ کہتا ہوں  
آپ ہمیں نشاندہی کرائیں ہمارے ساتھ آگر بیٹھیں اور بتائیں کہ کیا کیا جائے۔ یقیناً  
ہماری نیت ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہم اپنی عوام کی خدمت اپنے نائندوں کے ذریعے  
کریں۔

میر اسپیکر: میر صاحب کا تسلی کا میں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- مجھے امید ہے کہ میرے اس بواب سے میر جاہ کا تسلی ہو گئی ہو گی۔

میر بنی بخش خان کھوسہ :- جناب والا! ذیر موصوف نے دعده فرمایا ہے اور جو تمام پیزیں وہ ہیں بتا رہے ہیں انہیں ہم دیکھیں گے اور اس سلسلے میں وزیر موصوف سے ملیں گے۔

مرٹر محمد نصیر ملینگل :- جناب اسپیکر! ذیر موصوف نے کہا ہے کہ تفضیلی سروے کیا جا رہا ہے کیا وہ یہ بتائیں گے کہ وہ سروے کب مکمل ہو جائے گا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جناب والا! اس سوال میں اور باتیں بھی شامل ہیں کیونکہ یہ پر دگام غیر ملکی تعاون سے ہوتے ہیں وہ ہیں امداد دیں گے، ہم نے دیکھنا ہے کہ ہماری کتنی بخوبی اس کی حکومت پر ہے۔ کیونکہ کچھ ذمداریاں بلوچستان کی حکومت پر بھی ہیں اگر عملہ ان کا ہے ہم جا ہتے ہیں کہ ہم ان ایکیوں کو مکمل کریں۔ کیونکہ یہ ایکیوں سلیکٹ ہو چکی ہیں۔

مرٹر محمد نصیر ملینگل :- کیا ذیر موصوف یہ بتائیں گے کہ بایاد کسی مخصوص علاقے میں آبتوشی کی ایکیوں شروع کر رہی ہے جیکہ آبتوشی کا مسئلہ پرے بلوچستان کا ہے؟ کیا اسے مزید بلوچستان کے اندر کی علاقوں میں پھیلایا جا سکتا ہے؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات :- جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ بایاد کے جتنے پر دگام ہیں اس کا فیصلہ غیر ملکی کرتے ہیں انہوں نے چند علاقوں سلیکٹ کئے ہیں اگر پر دگام کو پھیلایا گیا تو ہو سکتا ہے کہ دریے علاقوں کو بھی ایکیوں دی جائیں۔ مرٹر بشیر مسحی :- کیا ذیر موصوف بتائیں گے کہ کوئی شہر میں بایاد کی کوئی الیس ایکیوں ہے؟

آپکے معلوم ہو گا کہ کوئی میں پانی کی کتنی بھی ہے۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

یہ بروگرام دیہی ایریا کے لئے ہے۔

میرٹر اسپیکر:- اگلا سوال -

## نمبر ۳۸- میربی جوش خان کھوسہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات یہ بیان کریں گے کہ ،

(الف) عالمی بینک کی امداد سے صوبے میں کتنی سکیمیں برائے ماشراں بھیشن اور ایکلچول ڈیبلپیٹ کے تحت رکھی گئی ہیں ۔ اور یہ اسکیمیں صوبے کے کتنے کم اضلاع کو دی گئی ہیں ۔ نیز ان اسکیمیں سے کتنا رقمہ زیر کاشت لا جائیا ۔ ۔ ۔

(ب) (ب) ضلع لفیر آباد میں اس امداد سے ہبھروں کی صفائی اور بہتر نکاسی آب کیلئے حکومت کیا اقدام کر دی ہے ۔ نیز نہروں کو چڑا کرنے کا کوئی منصوبہ جی حکومت کے زیر خود ہے ۔

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

(الف) عالمی بینک کے تعاون سے صوبے میں تقریباً ۲۸ اسکیمیں زیر عمل لائی جائیں گی ۔ عالمی بینک کے معاہد سے کے مطابق ہواں، ٹرک، حضدار، سبیلہ کے اضلاع سے ہبھروں مقامات منتخب ہوں گے ۔ اب تک کوئی اسکیم مکمل نہیں ہوتا ہے ۔ البتہ چار اسکیمیں زیر تعمیر ہے اور باقی اسکیمیں ابتداء موزوں یا قائمراحل ہیں یہ لہذاں الرقت زمین کے زیر کاشت لاتے کا سوال ہے پیدا نہیں ہوتا ۔

(ب) البتہ جب یہ ۲۸ اسکیمیں مکمل ہوں گے تو تقریباً ۲۰ ۰۰۰ ایکٹر رقبہ زیر کاشت لایا جائے گا عالمی بینک کی پالیسی اور رسول کے مطابق اس امداد کو نہروں کی صفائی اور بہتر نکاسی آب کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہبھال ضلع لفیر آباد میں نہروں کی صفائی کے لئے ہر سال صوبائی حکومت غیر ترقیاتی فنڈ سے مناسب رقم مہیا کرتے ہے پس فنڈ ر اور اس کے ذیلیں شاخوں کو چڑا کرنے کے

منصوبہ و ناقہ اور صدائی حکومتوں کے زیر خود ہے اور اس مقصد کیلئے ایشین ڈیبلپیٹ بینک کے فنی تاہرین کے ذریعے منصوبہ کے قابل عمل ہونے کی رویدوں کی تیاری پر کام سور ہا ہے ۔

## ۱۱۷۔ میرفتح علی خان سعراں

- (الف) کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ  
کیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت نے واٹر منیجنمنٹ بورڈ کیلئے ۵۰ لاکھ روپے کی گرانٹ منظور  
کی تھی؟
- (ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس رقم کو کس طرح انہی پہاڑیوں پر کیا کرنے  
کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل دی جاتے؟

## وزیر منصوبہ بندی و ترقیات

- (الف) بلوجستان میں کوئی واٹر منیجنمنٹ بورڈ قائم نہیں اور وہی وفاقی حکومت کرنی ایسی گرانٹ منظور  
کی ہے۔
- (ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

## ۱۱۸۔ میرفتح علی خان سعراں

- کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ  
کیا یہ درست ہے کہ بایارڈ (لینیسٹف)، نے سب ڈویژن اور سب ڈویژن جسٹ پٹ  
میں پڑت ترقیات کام کئے ہیں۔ کسی ایک جگہوں پر واٹر سپلائی اسیکیں جنی منظوری ہیں جو کہ  
اب پارٹیہ تکمیل لرپڑی ہی ہیں؟
- کیا یہ بھی درست ہے کہ سب ڈویژن پٹ نیڈر پلینے کے پانی سے محروم ہے؟
- اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو سب ڈویژن پٹ فائدہ کر نہیں نہ ادا نہ  
لیا جا رہا ہے۔ اور اس سب ڈویژن میں ترقیاتی کام کیوں نہیں ہوتے؟

## وزیر مدنی و ترقیات

(الف) حکم بایاڑا نسلع انسر آباد کے اوستہ نہد اور جنٹ پٹ سب ڈویژن میں ترقیات کام کر رہا ہے ان میں پلائی ہائیکوئٹر ماحولیٰ صفائی۔ ریسی خواہیں کی تعینی ترقی اور پینے کے پانیں سیکھیں شامل ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم اور غماںیاں ترقیاتی کام واٹر سپلائی ایمکنون کا ہے اس وقت لفیر آباد میں مندرجہ ذیل واٹر سبکو ایمکنون پر کام جاری ہے۔

- ۱:- گورخان (جھٹ پٹ) سب ڈویژن
- ۲:- گھرالہ دینہ (اوائیں) سب ڈویژن
- ۳:- گوکھر اند آباد

چار مرید واٹر سپلائی ایمکنون کے تفصیل ڈرامن تیار کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل جب ذیل ہے۔

- ۱:- گوکھر عبدالرشید (جھٹ پٹ سب ڈویژن)
- ۲:- گوکھر سراج علی
- ۳:- گوکھر نسراحت (اوستہ نہد سب ڈویژن)
- ۴:- گوکھر مندری

(ب) ماہر درست ہے کہ سب ڈویژن پٹ فینڈر کے عالم کلے بھی پینے کے پانی کا سلسلہ نگینہ (ج) بایاڑا پر گرام یونیٹ جو ترقیاتی کام۔ شمولی۔ واٹر سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ ان کے لئے مانی اعداد افراہ مسخرہ ادارہ یونیورسٹی اور دوسرے دوست بیرونی ایمک فراہم کر رہے ہیں۔

منظورات دیپروگرام کے مطابق ایک نسلع میں بیک وقت تقریباً ۷۔۵ واٹر سپلائی ایمکنون کی جاتی ہیں صلح لفیر آباد میں یونیورسٹی کے نامبریں کے نامیں وہ جیو جیکل مروے

کی بیان اور صرف مندرجہ بالا میں سیکھوں کی سفارش کی گئی تھی اور ان عدالتیں اس وقت کی ضلع کو نہیں اور ضلع استقامہ نے بھی کی تھی۔ چونکہ حکم بایاڑا کے پاس بیرونی اعداد نہایت بحیرہ دیے اس لئے سب ڈویژن پٹ فینڈر میں مزید ترقیاتی کام نہیں کئے جائے۔ بایاڑا کے علاوہ لفیر آباد میں سو باقی مکہمت کا حکم بایاڑا اپاش تھیں کہاں کہاں بدر ساقی کی ایمکنون پر کام کر رہا ہے۔

## ۵۔ اقبال احمد کھوسرے

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات بیان فرمائیں گے کہ  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحسیل جھٹ پٹ میں ذراائع آمد و رفت اتنا نی سد و دہیں؟  
 (ب) کیا حکومت نے تحسیل جھٹ پٹ میں سڑکوں، وغیرہ کی تعمیر و ترقی کیا ہے کوئی منفعت  
 بندی کی ہے۔ اگر کسی پڑے تو تفصیل بتائیں۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

### وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ تحسیل جھٹ پٹ میں ذراائع آمد و رفت تسلی بخش نہیں ہے اس  
 تحسیل سے قومی شاہراہ گزرتی ہے اور جھٹ پٹ صحت پورہ حیرین روڈ تکمیل کے مراحل میں  
 ہے۔ اس علاقے میں صحت پورہ حیرین سیکشن پر کام شروع ہے اور تجھنیٹاً ۱۷۰۰ ملین ہے  
 ایئندہ مالی سال میں یہ روڈ مکمل کی جائے گی حکومت کی پالیسی کے مطابق آئندہ ۵  
 سالاں تقریباً منصوبہ بدلز زہبر چون جلدی اسیبلی کے مشروتوں کے مطابق ترتیب دیا  
 جا رہا ہے۔

مسٹر اقبال احمد کھوسرے:- (ضمی سوال) کیا وزیر تعمیرات و مواصلات ار راہ  
 کرم میرے اس ضمنی سوال کا جواب دیں گے کہ:  
 (الف) صوبہ بلوچستان قائم ہونے کے بعد جھٹ پٹ حیردین روڈ پسندہ سال سے  
 زیر تعمیر ہے یہ اب تک کتنا تعمیر ہوئی ہے؟  
 (ب) کیا حکومت کے زیر خور اگلے پانچ سالوں تر تیار منصوبے میں اس علاقے کے  
 لئے سڑکوں کا کوئی نیا منصوبہ ہے؟

وزیر تعمیرات و مواصلات:- جواب والا بلوچستان موبیکام ہونے کے بعد کسی سڑک  
 کے بنتے کا تعلق ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے مجھے تو آئے ہوتے صرف ایک اہم  
 ہے۔ اگر مجھے اس کے متعلق فریش ذریں دے دیں تو اس کا جواب دیا جاسکتا  
 ہے جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے جس کا جواب بھی دیا گیا ہے جن بمن  
 اسکیں دی ہیں وہ شامل ہیں اور ان پر کام ہو گا۔

## ﴿ ۱۹ - میر بی بخش خان کھوسرے ﴾

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راہ کریں یہ بیان فرمائیں گے کہ  
 لیا یہ درست ہے کہ جھٹ پٹت چیر دین تا مانچی پور روڈ: ۱۹۵۰ سے زیر تعمیر ہے؟  
 کیا یہ بھی درست ہے کہ آنکھ تقریباً ۲۵ کیوں میر بخشہ سڑک تعمیر ہو چکی ہے۔ اس سڑک کا اسی  
 لامگ تخفیف کیا ہے اب تک کتنا خرچ ہو چکا ہے اور کب تک پالیٹی تکمیل نہیں کی گئی ہے۔ کام میں میں سست  
 رفتاری کی کیا وجد ہات پڑتے؟

(الف)  
(ب)

### وزیر تعمیرات و مواصلات

ہاں یہ درست ہے کہ یہ سڑک جھٹ پٹت چیر دین صوبہ بلوچستان کے وجود میں آئے  
 کے بعد سے نید تعمیر ہے۔

(الف)

اب تک یہ سڑک تقریباً ۳۲ کیلو میٹر تک ہو چکی ہے اور اس سڑک کے جھٹ  
 پٹت صعبت پرہ سیکشن پر ۸۰،۰۰ میلین روپے خرچ ہوئے اوضعبت پور چیر دین سیکشن  
 لا تھیں ۱۵۵،۰۰ میلین روپے ہے اور آنکھ ۱۳۰،۰۰ میلین روپے خرچ کے جا چکے ہیں۔

(ب)

اور یہ سڑک ۸۶ - ۸۵ - ۱۹ میل چیر دین تک مکمل کی جاتے گی۔

چیر دین تک سڑک کو مکمل کرنے کے لیے مندرجہ ذیل وجدات کی بنیاد پر دیادہ وقت  
 صرف ہوا۔

۱۔ جھٹ پٹت سے بھندن تک پرانی سڑک پر چھوڑی کنڈیشنگ کرنی پڑے۔

۲۔ بھنڈے چیر دین تک نئی سڑک تعمیر کرنی پڑی۔

میر بی بخش خان کھوسرے (ضمنی سوال) جناب والابی سڑک جھٹ پٹت سے  
 ما بھی پور تک ہے یا چیر دین تک ہے کیا آپ بتاسکتے ہیں۔؟

وزیر تعمیرات و مواصلات: یہ چیر دین تک ہے۔

میر بی بخش خان کھوسرے: جہاں تک جو علم ہے یہ سڑک ما بھی پور تک نہیں۔  
 اور اس کی تعمیر ۱۹۵۰ سے شروع ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات:

میرے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ آپ فرمائے  
 ہیں قدم دیکھ لیں گے۔

## ۳۳۔ میر نبی بخش خان کھوَسَہ

کی وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کر رہے ہیں فرمائیں گے کہ -

(الف) بحث پڑا تو اور نہ مدد رو دے کس سال منتظر ہوا اور کب مکمل ہوا، اور اس پر کل خرچ کتنا ہوا؟

(ب) اور سید محمد گھنٹاوارہ روڈ کب منتظر ہوا اور کب مکمل ہوا اس پر کتنا خرچ ہوا، تفصیل دی جائے؟

## وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف) اس مرحلہ میں ۵ میل سڑک کی کمڈیشنگ شامل تھی۔ اسکیم ۱۹۷۴-۷۵  
میں منتظری ہوئی اُس سرپر لگت کا تخمینہ ۵۵،۵۵۵،۰۰/- تھا کام اپریل ۱۹۷۶ء  
تک شروع کیا تھا کہ ۸۔۹۔۱۹۷۶ء میں مکمل ہوئی کل لگت ۲۲،۰۰۰،۰۰/- اور پرے

(ب) اس مرحلہ میں ۲ میل سڑک کی کمڈیشنگ اور کٹ کھورش کی تعمیر شامل تھی  
تخمینہ ۵۰۰،۰۰۰/- رہ پئے تھا یہ اسکیم ۱۹۸۰-۸۱ء میں منتظر ہوئی ہے  
وہ پہلے کی لگت سے ۸۔۹۔۱۹۸۰ء میں مکمل ہوئی۔  
ادستہ تھا اگر تو اس کوئی سڑک نہیں ہے اور نہ ہی محکمہ ہنا نے اس پر کوئی  
ضم کیا۔

میر نبی بخش خان کھوَسَہ (ضمنی سوال) اور نہ مدد سے آگے گذاخ کو جو روڈ ط  
جائی ہے بیرے خیال میں کچھ ہی ہے۔ مگر لوٹ جو شے گئے کیا آپ اس کے  
متعلق بت سکتے ہیں؟

وزیر تعمیرات و مواصلات اب میں ہی عرض کر رہا تھا کہ سڑک بعد میں لوٹ تو جاتی ہے  
مگر اس کا تعلق ہمارے نکلے سے نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی و بر قیا میر عبدالنبي جمالی جاب والاب آسلام علیہ السلام یعنی بنانا چاہتا ہوں  
کہ اس برمی کا کام شروع ہوا ہے دیگر کام نہیں ہوا ہے۔

## ۳۵۔ شیخ نظریف خان مندوخیل

کیا وزیر موافقات و تفسیرات از راه کرم یہ بیان دھانائیگئے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کوڑٹہ روپ روڈ روپ گل پکھ روڈ روپ دیواریں خان رود کافی مرخصہ سے خراب پڑتے ہوئے ہیں ؟

(ب) کثیر رقم خسروج کرنے کے باوجود یہ روڈ بہت جلد ناکارہ ہو جاتے ہیں ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

(ج) ان روڈوں پر پچھلے تین سالوں سے کتنی رقم خسروج کی لگتی ہیں اور اب ان روڈوں کو

پہتر بنانے کیتے کیا اقدامات کرتے جا رہے ہیں ۔ تفصیل بتلانی جاتے ؟

## وزیر تفسیرات و موافقات

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ کوڑٹہ روپ روڈ دیرہ اسماعیل خان روڈ کی حالت اچھی نہیں ہے ۔ حکومت پاکستان نے اس کی درستگی کیتی ہے ، ۷۲ کروڑ روپے منظور کرنے میں پہلے مرحلے میں پچلاک خنانی سیکشن اور مسافر پور - روپ روپ سیکشن مکمل کرنے جائیں گے جب کہ دوسرے مرحلے میں دیرہ اسماعیل خان روڈ کی تغیری کی جاتے گی ۔ روپ روپ گل پکھ روڈ کی درستگی کیتی آئی - P.C تیار کیا جا چکا ہے ۔ جسکا تخمینہ ۲۵ لاکھ روپے ہے ۔

(ب)

روڈ فی الحال زیر تفسیر ہے ۔  
کوڑٹہ روپ روڈ مسافر پور سیکشن پر تقریباً ۱۰ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں ۔ روپ روپ کل پکھ روڈ کی سالانہ مرمت پر ہر سال یوٹی رہتا ہے ۔ جو کہ Trading و Services پر مشتمل ہے ۔

(ج)

جیسا کہ اور سوال غیر (الف) میں عرض کیا جا چکا ہے کہ پہلے مرحلے میں کوڑٹہ روپ روڈ کی جسمانی ترقیاتی کام مرکمبل کیا جائیگا اور دوسرے مرحلے میں دیرہ اسماعیل خان روڈ کی Black Topping اور Widening کی حاتمہ گی ۔ اس سے علاوہ روپ روپ گل پکھ روڈ کی تغیری کام ۱-۲ کی منظوری کے بعد شروع کیا جائیگا ۔

**شیخ طریف خان مندوخیل :** رسمی سوال ہے جناب والا! میں نے ناکارہ ہوئے کی وجہ پر بھی ہے اس کے علاوہ آپ اس کو ہنر بنانے کے لئے کیا اقدامات کر دیے گے؟

**میرا سپیکرہ :** اس کا جواب آپ کو مل چکا ہے۔

**شیخ طریف خان مندوخیل :** جناب والا! یہ گذشتہ اٹ تیس سال سے ناکارہ ہے۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات :** ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے پورے پیسے ہیں ملتے لذما ہماری بدستحقی بھی ہے جتنے پیسے ملتے ہیں ہم اتنا کام کرواتے ہیں یہ صورت حال سارے پاکت ن میں ہے ہماری طرف بھی ملٹری کام ہی جال ہے۔

**شیخ طریف خان مندوخیل :** جنابر والا! پہلا مرحلہ کب سے کب تک ہے، اگر ہی زمانہ ہی تو ثوب دھانا سرروڑ مکمل ہونے تک ہیں، مزید تیس چالیس سال لگنے کے جبکہ اٹ تیس سال گذر جائے ہیں۔

**وزیر تعمیرات و مواصلات :** ہم یہ بدچور کر آپ کو بتائیں گے۔

**شیخ طریف خان مندوخیل :** جناب والا! I.C.S. پی سی دن کی منظوری میں کیا رکاوٹ ہے؟

**وزیر تعمیرات و مواصلات :** میرے خیال میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

**سردار المعقور خان ناصر :** میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اہون نے کبھی خود جا کر روڈ کی حالت دیکھی ہے یہ روڈ کافی عرصہ سے زیر تعمیر ہی آرہی ہے اور مجھے تو نظر نہیں آتا کہ مستقبل قریب میں بھی یہ پائی تجھیں بچنے چاہیں علاوہ ازاں علاقہ ازاں ملٹری پرنسپل جگہ مورچش (Mortar) چھوڑ دیتے ہیں پکلاں، لورالاں اور جن رود کی مہی پوزیشن ہے کیا اس طرف وزیر موصوف نے کبھی توجہ دی ہے؟

وزیر تحریرات و مواصلات۔ ابھی تک بھے وقت نہیں ہلا۔ البتہ جام صاحب کے ساتھ پیشین دیکھو چکا ہوں۔ جہاں تک کلوڑس کا تعلق ہے تو ٹریفیک کے لئے لوگوں کو متبادل راستے بھی دینا ہوتا ہے راستے بغیر مہیا کئے چارہ کا رہنیں۔ مجبوری ہے اگر کوئی دوسرا طریقہ کار آپکے ذہن میں ہو تو بتلائیں۔ کیونکہ راستے مہیا کرنے کے لئے ہم نہیں سڑک بناسکتے ہیں۔

صدر احمد عیقوب خان ناصر: میں کلوڑس کی بات کی ہے گذشتہ تین ہفتے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ بیکی سڑک کے درمیان میں کلوڑس چورڑ دیتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر: یہ سڑک ہمارے علاقے سے گزرتی ہے تیر کا کام اچھا ہوا ہے۔ جو کلوڑس چورڑے گئے ہیں ان کی تحریر کا کام جلد شروع ہونا چاہیے۔

وزیر تحریرات و مواصلات: اپ کی بات بجا ہے۔ لیکن ہماری بعض مجبوریاں ہیں۔ ہمیں پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ پیسے یکجنت نہیں ہیں۔

مسٹر اسپیکر: کام شروع پیسے کی منظوری دیں اور کلوڑس کی تحریر مکمل کر دیں۔

وزیر تحریرات و مواصلات: انشاء اللہ کلوڑس (رکھھملہ) بھی فرو بنائیں گے۔

## بنیو ٹمے۔ حاجی ملک محمد یوسف

کیا وزیر مواصلات و تحریرات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) گذشتہ سارے ۷ سال کے دوران ضلع پیشین میں کون کوئی سڑکیں تعمیر کی  
 گئیں اور ان پر حشریج کتنا ہوا۔ تفصیلات بتلائیں؟  
 (ب) ضلع پیشین میں واقع سڑکوں کی حالت درست نہ ہونے کی کیا وجہ بات ہیں؟

# وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف)

ضلع پشین میں مندرجہ ذیل سڑکیں تعمیر ہوئی ہیں۔

## روڈ کانام

تا حال خرچے

۱۵ - ۴۳۰ ملین

ا۔ پشین - برشور روڈ پر مدنظر کے مقام پر تعمیر ہو رہا ہے۔

ب۔ پشین پہنچنی کر بلا شنزی روڈ ۵۶۰ ملین

مندرجہ بالا سڑکوں کے علاوہ ایک چلک میں کٹلہ چین روڈ پر سید جنید کے مقام پر اور دوسرا پل پشین برشور روڈ پر مدنظر کے مقام پر تعمیر ہو رہا ہے۔

(ب)

ضلع پشین کی دو ایم سڑکیں کٹلہ چین روڈ، اور کچلاک خٹا روڈ اس وقت زیر تعمیر ہیں اور ان پر کام بڑے زور و شور سے جاری ہے۔ کچلاک چین روڈ کا کام این ایل۔ سی کرو بیا گیا ہے اور ۵۰ میٹر کا مکڑا آئندہ موسم سرماں سے ہٹلے مکمل کر دیا جائے۔ اور کچلاک سے خدائی کا نکڑا بھی موسم سرما سے چھپے پھپٹے مکمل ہو جائے گا۔ ان دو سڑکوں کے علاوہ باقی تباہہ بھی سڑکوں کی حالت بہتر ہے اور کچی سڑکوں پر باقاعدگی سے گزیدہ چلا کے جاتے ہیں۔

**حاجی ملک محمد بوسف اچکزی۔** (لفظی سوال) جناب اسپیکر! وزیر موصوف نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ پہلین برشور روڈ اور پہلین ہیکلزی اکر بہا، شنفری روڈ تعمیر بڑی ہیں۔ قریباً گدشتہ چار بیجھ سالوں ہے کام شروع ہے لیکن یہ روڈ ابھی تک کوہاٹ تک نہیں پہنچ ہے۔ بلکہ کام بھی شروع نہیں ہوا۔ جام صاحب کو لوگوں نے پہلین میں بھی اس بارے میں کہا تھا اور انہوں نے فرمایا تھا کہ میں فوری طور پر لئے بناؤں گا۔ سڑک کے لئے پہلے منظور ہو چکا ہے برشور روڈ کی پوزیشن یہ ہے کہ دہان کے لئے پہلے سال ۳۵ لاکھ اہر نے منظور کئے تھے، حکومت تدبیرات نے آخر میں پہنچ کچھ کام شروع کیا ہے سال ختم ہو رہا ہے آپ خود اندازہ لے گائیں اس آخری مرحلہ پر کام کیسے ختم ہو گا۔ نیز وزیر صاحب نے فرمایا کہ کوئی چمن شاہراہ پر پل کی تعمیر یہ ذرستہ حکومت کی ہے۔ اور یہ حکومت پاکستان کا سمجھیک ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا، کہ حکومت نے اس پل کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے خرچ کئے اس کا ٹھیک صیدری کنسٹرکشن کمپنی کو دیا تھا، لیکن پل ٹوٹ گیا۔ میں نے اس کا ذکر گورنر ہاؤس میں وزیر اعظم کے موجودگی میں کیا کہ ایک سال کے اندر اس کی تعمیر پر ایک کہ دڑ روپے خرچ ہوئے لیکن یہ پل ٹوٹ گیا اس کی تحقیقات کرائیں۔ سیکرٹری حکومت موافق ہے مجھے کہا کہ اس کی ایک سال کی مدت ہے اور یہ ابھی تک ہیں ہینڈ اور نہیں ہوا مگر یہ پہلے ہی ٹوٹ گیا ہے۔

**مژرا اسپیکر:-** ملک صاحب آپ سہر بانی فہرما کر ڈاکٹر صاحب کو جواب کا موقع تو دیں۔

**وزیر تدبیرات و مواصلات:-** مجھے معلوم نہیں کہ کام ہو رہے یا نہیں جہاں تک پل کا تعلق ہے جیسا کہ آپ فرمایا کہ یہ سٹرل گورنمنٹ نے بنایا ہے البتہ جام صاحب اگر واقعی حکومت کو نکیں کہ پہلی وقت سے پہلے ٹوٹ گیا ہے تو ہمتر ہو گا۔

**مژرا اسپیکر:-** سید حمید پل سٹرل گورنمنٹ کا سمجھیک ہے البتہ اس کی دیکھ بھال صوبائی حکومت کرتے ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات :- جناب والا! یہ صحیح ہے کہ دیکھو بحال کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہے۔

حاجی ملک محمد یوسف اچکزی :- جناب والا! آپنے کہا ہے کہ یہ کام این ایں سی کو دیا گیا ہے اگرچہ یہ صحیح نہیں ہے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ کام این ایں سی کو بدیں سرانان سے آگے پہاں خنانی میں کام مقامی ٹھیکیار کو دیا ہے سید حمید سے آگے کا ٹھیک بھی مقامی ٹھیکیار کو دیا گیا ہے میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ کیا کوئی پھلاں پشین چمن شاہراہ تک کام این ایں سی کو دیا ہے؟ لیکن جواب درست نہیں

وزیر تعمیرات و مواصلات :- جناب والا! پیشالیس میں کام نے کھلے ہے ہم کو شش کر رہے کہ باقی پور مخزن بھی مکمل کرنے کے بعد ان کو دیدیں۔

حاجی ملک محمد یوسف :- جناب والا! آپ اندازہ رکھائیں گذشتہ سات سالوں کے دوران حکومت پاکستان یا ہبوبائی حکومت پشین کے لئے سڑک کی کوئی تجویز نہیں دی ہے اور نہ صرف ہبوبائی کو لی رقم فراہم کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے علاقے کو تنظیر انداز کی گی ہے لہذا میری اسہرز ایوان کے تو سلطے گذارش ہے نہ براہی فرمائی سڑکوں کی درستگی اور تعمیر کے لئے فرید رقم فراہم کی جائے اور اس لطف توجہ دی جائے۔ شکر یہ۔

مس پری گل آغا - (ضمی سوال) جناب اسپیکر! کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ سڑک کی تعمیر پر این ایں سی کافی میں خرچ کیا ہے اور بی اینڈ آر کافی میں تعمیری خرچ کتنا ہے؟

وزیر تعمیرات و مواصلات :- آپنے اچھا سوال دریافت کیا ہے۔ این ایں سی والے شنگل روٹ فی میں تیس لاکھ روپے لیتے ہیں جبکہ بی اینڈ آر والے دس بارہ لاکھ روپے فی میں بناتے ہیں۔

میرا اپنیکرہ :- تو وہ بخت سڑک بنانے کا کتابیتے ہیں ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات :- جناب والا! اس حساب سے آپ خود اندازہ لگائیں

مس پری گل آغا :- جناب والا! پھر آپ یہ کام بی اینڈ آر کو کیوں نہیں دیتے؟  
وہ جب اس قدر کم لگتے ہیں سڑک بنلتے ہیں تو تعمیرے خیال میں بچت ہونے  
والے پیسے سے بلوچستان میں مزید سڑکیں بنائی جاسکتی ہیں۔

میرا اپنیکرہ :- اس کے لئے آپ تازہ نوش دیں جس پر متعلقہ وزیر صاحب  
ٹور کریں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات :- جناب والا! یہ بتا دینا فروری بحث ہوں کہ آئندہ کے  
لئے ہم دیکھیں گے اگر وہ بہتر سڑک نہیں بناتے تو ہم تیس لاکھ کی بجائے بارہ  
لاکھ میں بناؤں گے۔

سردار احمد شاہ کھنجران :- (فنا سوال)۔ جناب والا! دونوں سڑکوں کی چورائی  
میں کتنا فرق ہے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات :- کوئی فرق نہیں ہے۔ این ایں سی نے ابھی  
سڑکیں بنانا شروع کی ہی۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان کی بنائی ہوئی سڑکیں ڈھنڈی  
یا نہیں یہ آئندہ معلوم ہو گا۔

میرا اپنیکرہ :- سوال نمبر ۵

# ۲۰ نمبر ۵۷۔ حاجی ملک محمد یوسف

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات تعمیرات از راد کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ۔  
 کیا یہ درست ہے۔ کہ ایم۔ پی۔ ۱۔ سے ہائل میں پافی کی فراہمی کا کوئی صحیح اہتمام نہیں  
 کیا گیا ہے۔ جس سے ہائل میں رہائش پذیر مہماں کو وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟  
 اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے۔ تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟  
 ایم۔ پی۔ ۱۔ سے ہائل کی تعمیر کے دوسرے مرحلہ کا کیا پروگرام ہے اس پر کتنا۔  
 مزید ہو گا اور اس کی کب تک شروع ہونے کی توقع ہے؟

## وزیر تعمیرات و مواصلات

چونکہ پڑے پافی کنٹونمنٹ بورڈ کے فرماہ ہوتا تھا جو کہ ضرورت کیتے ناکافی ہوتا تھا۔  
 اب صوبائی اسمبلی اور ایم۔ پی۔ ۱۔ سے ہائل کیلئے اپنا عالمگردی ٹیوب ویل ریسب ہو  
 چکا ہے۔ جس کا پافی استعمال میں لایا جا رہا ہے جو ضرورت کیلئے کافی ہے  
 ایم۔ پی۔ ۱۔ سے ہائل کا دوسرا مرحلہ آئندہ مالی سال ۱۹۸۵-۸۶ کے دوران  
 شروع ہو گا جس کے لئے ۵۵ لاکھ روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس مرحلے میں  
 مندرجہ ذیل کام شروع کئے جائیں گے:-  
 ۱:- فیصل کوارٹر گرین ۱۔ ۰۔ ۵ نلیٹ ۸ عدد  
 ۲:- سوار روگرین ۳۔ ۱ نلیٹ ۱۶ انگل روم  
 ۳:- ماڈرن لانڈری  
 ۴:- دھوپی گاٹ  
 ۵:- سوچ روم بمعہ ویٹک روم  
 ۶:- ٹیلفون ایک پنج  
 ۷:- دو عدد کمرے برائے پولیس گارڈ  
 ۸:- اور ہیڈ رینویر

حاجی ملک محمد یوسف :- جناب والا ایم۔ پی۔ ۱۔ سے ہائل میں کافی  
 دوں سے پافی کی تکلیف ہے۔ پافی کی فراہمی کا انتظام صحیح طرح سے کیا جائے  
 تاکہ مہران صاحبان کو سہولت ہو۔

ذریت تحریرات و مواصلات :- آج یہی میں نے درجنہ سماں سے دریافت کیا تھا کہ انہیں کوئی تکلیف تو نہیں انہوں نے جواب دیا تھا کہ ہمیں کوئی تکلیف نہیں ہے۔

مس پری گل آغا:- جناب والا! ایک ضروری سوال میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں

میرا پریکر:- مس پری گل آپ شریف رکھئے۔ عبد الغفور بلوچ پہنچتا کوئی کچھ

میرا علیہ الفضول بلوچ:- وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ ہمیں پانی کی تکلیف نہیں۔ تو میں یہ دفعاتہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج صحیح مجھے اور میر ناصر کو ایک گلاس پانی بھی اپنے کرے میں نہیں یلا۔ دوسرے یہاں ٹیلی فون ایکسچنچ کی بات کی گئی ہے۔ اس اسے میں بھی پوچھنا چاہوں گا، کہ اس پر کام کب تک شروع ہو جائے گا اور کب تک مکمل ہو جائے گا۔

ذریت تحریرات و مواصلات :- جہاں تک پانی کی دستیابی کا سوال ہے تو کبھی بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہوتا ہے اور رہا۔ سوال آپ کے ٹیلی فون ایکسچنچ کا تو وہ لگ رہا ہے۔ جیسے ناصر صاحب نے فرمایا کہ وہ دن دے لگ رہا ہے یعنی کافی ریسوکر سکتے ہیں کافی رکھ سکتے ہیں میں اس سلسلہ میں مختلف حکام سے بات کروں گا

میرا پریکر:- مس پری گل آپ اب بات کر سکتی ہیں۔

مس پری گل آغا:- جناب والا! میرا سوال نہایت اہم ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے ہمارے ایم پی اے ہائل کا کرایہ کیوں زیادہ رکھا ہے؟ نام تو اس کا ایم پی اے ہائل ہے۔ میں آپ سے گذارش کر دیں گی کہ آپ اس کے کرایہ میں بھی کریں۔ دوسرے یہ کہ اس ایم پی اے ہائل میں صرف ایم پی اے صاحبان کے لیے ہے جو کہ ہے لہذا باہر کے لوگوں کو اس میں ٹھرنتے کی کم اجازت دیں۔ جب ایم پی اسے صاحبان کا کوئی بُرا ہو جائے اس کے بعد بے شک آپ باہر کے لوگوں کو

ہٹرائیں۔ ایکسر تہ بھر ہیں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کرانا جاہتی ہوں کہ ایم پی اے ہائل کا جوڈی لے رہے ہیں وہ بہت زیادہ ہے آپ اس پر زیادہ توجہ دیں۔ (تالیاں)

وزیر تعمیرات و مواصلات:۔ میر حکو تو اس کی رپورٹ (ملنہ ۲۰۰۸) اور کنسٹرکشن

(construction) کا ذمہ دار ہے جہاں تک کرایہ کا لفڑ ہے وہ جام صاحب یا پر اچہ صاحب کا سلسلہ ہے وہ کم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ اپنکر:۔ کرایہ کا معاملہ اسیلی کا ہے۔ اس کی بات اسمبلی نہیں کی جاسکتی ہے۔

آپ بعد میں جو سے بات کریں۔ ملک محمد یوسف اگلا سوال پوچھیں۔

## بلا۔ ۷۶۔ حاجی ملک محمد لومض۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اسیلی بلڈنگ کی تعمیر کا کام کب شروع ہوا اور اسکی مکمل ہونے کی کب تک توقع ہے؟

(ب) اسیلی بلڈنگ پر اخراجات کی تقسیل کیا ہے، کیا یہ بلڈنگ موجودہ ضروریات کی پورا کرنے کیلئے کافی ہے۔ نیزے بلڈنگ کی دیزائن کی القول فرائم کیجاں۔؟

(ج) کیا اسیلی سکریٹریٹ کے اضرار و دشمن کیلئے رہائشی مکانات تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر عذر ہے۔ اگر نہیں تو اسکی کیا وجہات ہیں؟

## وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف) ۱۔ صوبائی اسیلی کی عمارت کی تعمیر کا کام موجودہ ٹھیکہ دار میسٹر حسن الیسوی ایڈٹر

ٹھیڈ نے ۱۳ اپریل ۱۹۸۳ کو شروع کیا۔

۲۔ صوبائی اسیلی بلڈنگ ہال کی متوUCH تاریخ تکمیل ۳۰ جون ۱۹۸۴ ہے۔

۳۔ صوبائی اسیلی بلڈنگ پر اخراجات کی تقسیل درج ذیل ہے۔

(ب) ۱۔ اس وقت تک ۲۹.۴۵۹ ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں جبکہ کل تخمینہ لگتے ۴۹.۵۰ ملین روپے ہے۔  
۲۔ صوبائی اسمبلی کی عمارت موجودہ ضروریات کو کا حقہ پورا کرنے ہے اور اس پر درج ذیل تفاصیل ہیں۔

۱۔ ممبران اسمبلی	۶۷ سیٹ
بڑے مہان (۲۵ فروری ۱۹۷۱)	۲۵۰ سیٹ

۳۔ پرنسپل سیکریٹریٹ کے اختران وعلہ کے لئے رہائشی مکانات تعمیر کرنے کا  
کوئی ارادہ فی الحال نہیں ہے  
۴۔ مقتضیہ جات PLANS بھیج جارہے ہیں۔

آغا عبد النطہا ہر جو (رضنی سوال) جناب والا! وزیر موصوف کی یہ بنا تین گے موجودہ ممبران اسمبلی کی تعداد پنیساں ہے اور یہاں پر جواب میں چھیس بتائی گئی ہیں باقی سیٹوں کا کیا ہو گا۔

وزیر اعلیٰ: جناب والا! جواب کے برش میں علمی ہے اسمبلی کی سیٹیں یونسٹھ ہیں۔

حاجی ملک محمد یوسف: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی پر کافی خرچ آیا ہے۔ اس کی دنیا لینگ میں تین مرتبہ تبدیلی کی گئی ہے۔ جیکے گورنر صاحب نے اس کا معائض بھی کیا ہے معلوم نہیں کہ اسمبلی بلڈنگ پر اتنی سست زفاری سے کام کیوں ہو رہا ہے۔ آپ ہمہ بانی فراہم اس جانب بھی تو سچے فرمائیں کہ اسمبلی کی تعمیر وقت پر مکمل ہو سکے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات: یہ صحیح ہے کہ اسمبلی بلڈنگ کی تعمیر کا کام ٹری ٹسٹ زفاری سے ہو رہا ہے۔ میں انتہا الٹ خود جا کر اسے دیکھوں گا۔ اور ٹیکنیکی داروں سے بھی اس کے متعلق بات کروں گا۔

میرا سپیکر: میرا سپیکر منیگل اپنا سوال نمبر ۷۷ بوجھیں۔

## بِلَّا لَمْ يَمْنَعْ مُهِمَّةً

کیا وزیر تعمیرات و مواصلات از راه کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آر۔ سی۔ ڈی شاہراہ کو نہ کراچی کو چورڑا کیا جائے ہے۔ جب کہ موجودہ سڑک بھاری سڑیک کیلئے تسلی بخش نہیں ہے۔ اور آئندہ دن حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ آر۔ سی۔ ڈی ہائی وے پر جو پانچ بڑے پل سماں کو چک تنخ - تاریخ تعمیر ہیں ان پلوں کی فوری تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے بازشوں کے دوران کو نہ کراچی کے درمیان کمی کرتی روز تک سڑیک معطل رہتی ہے؟

(ج) اگر جیز و (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

## وزیر تعمیرات و مواصلات

(الف) یہ درست ہے کہ موجودہ آر۔ سی۔ ڈی شاہراہ کو چند مقامات پر چورڑا کیا جائے جب کہ بعض چکوں پر سڑک کو مضبوط بنایا جائے ہے۔

(ب) یہ بالکل درست ہے کہ ان پلوں کے تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے بازشوں کے دوران سڑیک معطل رہتی ہے معلوم ہوا ہے کہ فیصلہ ہائی وے بورڈ لین پلوں کے تعمیر کے سلسلے میں شدید طلب کئے ہیں۔ صرف کام شروع کرنا ہے۔

(ج) سڑک کو فرمیہ چورڑا اور مضبوط بنائے کے لئے ایک مر جو طپ پروگرام رقمی ۱۱۰۔ ۴۵ میں تیار کر کے فیصلہ ہائی وے بورڈ اسلام آباد کو سمجھا جا پتا ہے منظور ہونے پر کام شروع کیا جائیگا۔

مشیر محمد نصیر مہمگل - (فمنی سوال) کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس سڑک پر

چورڑی کا کام جو چند مقامات پر کی جائے ہے کو فرمیہ تو سیئے نہیں دی جاسکتے؟ دسری بات یہ کہ جو مینڈر طلب کئے گئے ہیں ان میں مقامی محکمیتیاروں کو حصہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے تاکہ ہمارے صوبے میں فرمیہ بے روزگاری نہ ہو جب مقامی محکمیتیار کام کریں گے روزگار کا سلسلہ حل ہو جائے گا۔

آخری گزارش یہ ہے کہ اسلام آباد کو جو اس طریقے کی تجویز بھیجی گئی ہے وہک تک متوقع ہے اور اس سلسلے میں حکومت کی اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات :- مجھے یہ تو پتہ نہیں ہے کہ اسلام آباد سے ہماری سفارشات کب واپس آئیں گی۔ یہ ان کا معاملہ ہے وہ جب بھی یعنی دیں۔ جہاں تک ٹھیکیکاروں کا تلقنہ ہے۔ میں تو جرا خوش ہوں کہ مقامی ٹھیکیکار کام کریں۔ اور ان کو کام دیا جائے۔ مجھے اس کا پتہ نہیں کہ واقعی الیسی بات ہے۔ اس کے مسئلہ پتہ کر لیں گے۔

مسٹر پری گل آغا :- (رضمی سوال) میں وزیر مواصلات سے ایک سوال کرتی ہوں کہ کافی عرصہ سے کاشک پیل ٹوٹا پڑا ہے ان پانچ سالوں کے دوران میں ہمچیں آدمی بھی اس کے پنجے مرکئی ہیں اور حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے میں اسرایلی ٹریفک گذرتی ہے آپ خصدار کے حوالہ پر رحم کریں یہ بخواریں۔ سارے بوجتان کی ٹریفک گذرتی ہے

وزیر تعمیرات و مواصلات :- بھی ہاں بنائیں گے۔

پرنس میکھی جان :- جناب والا! یہ ٹریکی بارہ سو ہے کہ پندرہ میل کے لئے بھی ہے۔ اب اس آر سی ڈی روڈ سے ماربل ویفر کے پیش میں سے زیادہ لوڈ گزرتے ہیں اب اس پر غور کریں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات :- یہ بڑا اچھا سوال ہے ہم اس کو تبدیل کریں گے۔

مسٹر اسپیکر :- آپ اس کی سپیسی فیکیشن ٹریصادیں۔

وزیر تعمیرات و مواصلات :- جناب اسپیکر! یہ قوانین ہے۔

مسٹر اسپیکر :- مواليات کا وقفہ ختم ہوا اب سیکر ٹری رخصت کی درخواست پڑھ کرنا ہیں گے۔

## درخواست برائے رخصت۔

اطہر سعید خان

سیکرٹری اسٹبلی: میر ہایوں خان مری کی رخصت کی درخواست موصول ہوئی ہے۔ ”میری والدہ محترمہ کی طبیعت غرب ہے پانچ اور چھو جون کی رخصت عنایت فرمائیں۔ مجلس میں آنے سے قاصر ہوں“

مہر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جاتے۔

(آغازیں۔ ملن)

(تحریک منظور کی گئی)

مہر سلیم اکبر بھٹی اور پرماںٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر! اس بحث میں ہمارے صوبے کی خواتین کے لئے بہت کم رقم رکھی گئی ہے۔ میں تمام بھران اور وزیر صاحبان اور وزیر اعلیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ دہ آج اعلان کریں کہ وہ اپنی تمام تحویلی اے۔ ڈی اے۔ اور پسروں کا فرع جوان کو ملدا ہے وہ بلوچستان کی خواتین کی بھلانی کے لئے رہیں گے۔ (تحمین د آفرین)

مہر اسپیکر: تشریف رکھیں! یہ کوئی پرماںٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

اب وزیر خزانہ سالانہ بھٹ برائے سال انیس سو پچاسی۔ چیساں پر اختتامی تغیری کریں گے۔

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**  
صیاں سلیف اللہ خان پیر

خاَبِ مُحَمَّدِ سُرور فَانِ الْكَوْثَابِ صَاحِبِ، سَپِيْکِرِ صَوْبَانِ اَسْبَلِ!  
 جَنَابِ جَامِ مِيرِ غُلامِ قَادِرِ فَانِ صَاحِبِ، وَزِيرِ اُعْلَى بُلْجُوْتَانِ!  
 وَزَرَاسَتِ كَامِ!  
 اَدَرِ محترمِ اِرَاكِينِ صَوْبَانِ اَسْبَلِ!  
**السَّلَامُ عَلَيْكُمْ!**

بحث پر عام بحث ختم ہونے کے بعد آج میں آپ سے ایک بار پھر غاظب ہوں۔ بحث کی بحث میں ۲۲ اصحاب نے شرکت کی۔ میں ان سب معزز ارکین کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہروں گا جنہوں میرزا نیسہ کے مطابع پر مبنی اپنی آراء اور تجاذبیز سے حکومت کو مستفید ہونے کا موقع دیا۔ بحث پر بحث کا مقصد بھی یہی ہے کہ حکومت کو معلوم ہو سکے کہ عوام کے ناشدے کیا چاہتے ہیں۔ اور پیش کیا گیا میرزا نیسہ ان کی توقعات پر کہاں تک پڑا اترتا ہے۔

ایک سال کا بحث نہ تمام معاشری سائل کا حل ہو سکتا ہے اور نہ تمام سماجی خواہیاں دور کرنے کا ویسہ بن سکتا ہے۔ اس لئے بحث سے توقعات اتنی ہی رکھنی چاہیں جتنی کہ بحث کے لئے ہم نے قرآن دی ہو۔ ایک پھر ٹھٹے سے گھرانے کا بحث بھی خاندان کے تمام افراد یہ یکساں طور پر تسلیم نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنا بڑا بحث، خواہ وہ کتنے ہی خلوص نیت سے تیار کیا جیا ہو، موارے ناشدگان میں سے کسی کو بھا اس میں کوئی خامی، کوئی کتنا ہی یا کوئی ناپسندیدہ پہلو دکھائی نہ دے۔

اگر ہم اس حقیقت کے علی پہلو کو تسلیم کر لیں تو یہ کہنا غلط نہ ہو کہ کچھ اپنے اکثر ارکین اسبل نے بحث کی تجادبیز سےاتفاق کیا ہے اور خوساً اس لئے بھی کہ ناشدہ حکومت کی شمولیت کو ابھی دوادھ بھی پورے نہیں ہوئے۔ بحث کی بحث میں چند تعریفی پہلو بھی ہستے۔ جو حکومت کے لئے باعث فرز ہے کچھ ایک اور پر تنقید بھی تھی۔ جس نے حکومت کے لئے بالعموم اور میرے لئے بالخصوص مزید خود فتو کا سامان پیدا کیا۔ کئی اصحاب سے خلوص کے لکھات سنے، یہاں کی ذرہ نوازی تھی۔ لیعنی دوستوں نے اپنے اپنے حلقة جات کے پیشیں نظر، جن کی وہ اس معزز ایوان میں ناشدہ گی کرتے ہیں، بحث کے بعین پہلوں

خصوصاً بعض ایکیمیں شامل ذکر نہ کرنے کا شکر کرو کیا۔ یہ نہ صرف ان کا حق تھا، بلکہ ان کا فرض بھی تخلیق یعنی اصحاب نے قومی معاملات، خصوصاً بلوچستان کو وفاقي سے ملنے والی رقم اور وفاقي بحث سے تعلق رکھنے والے بعض امور کا ذکر کیا۔ میں نے اور ہیرے رفقاء کے کارنے ان تمام امور و نکات کو جن کی بحث کے دوران نشاندہی کی گئی۔ بہت عزرا در قوبہ سے سنا، میں نے ذاتی طور پر ان کو تلمذند کرنے کی کوشش کی۔ اور آپ کے سامنے دوبارہ حاضر ہونے سے پہلے ٹھکرے منصوبہ بندی و ترقیات اور خزانہ کے سربراہان اور دوسرے رفقاء کا رسم ان معاملات پر تفصیل گفتگو کی۔ ظاہر ہے کہ ان تمام معاملات کا ذریعہ محل ملک نہیں اور نہ ہی اس تحول سے وقت میں ان تمام امور کا احاطہ کر سکوں گا۔ مگر میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس سر مرقع پر میں کسی نقطہ نظر کا تذکرہ نہ کروں تو اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ہم نے اسے نظر انداز کر دیا ہے بہت سے امور لیے ہیں جن کے حزبی مطالعہ کی ضرورت ہے اور جن کے متعلق مناسب جائزے کے بعد متعلقہ ٹھکرے مناسب وقت میں تجاذب پر پیش کریں گے۔ اسی طرح کئی ایک معامل کا تعلق مرکزوی حکومت سے ہے۔

اور ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔

پھر حال دوران بحث جو تباہی اور تصریح سے پیش کئے گئے۔ وہ ہمارے لئے آئندہ حکمت عملی اور فیصلوں کی تشکیل میں مشغول رہا ثابت ہوں گے۔ ہم سب کا یہاں مل بیٹھنا اور اس طرح کی تعمیری ترقیہ نیز کشیدگی سے اجتناب تعمیری عمل کو آگے بڑھانے میں معاون ثابت ہو گا۔

جانب اسپیکر!

- ۱۔ اب میں اجازت پاہوں گا کہ ان چند اہم مصنوعات کے متعلق کچھ عرض کروں جو اس اجلہ میں زیر بحث آئے۔ میں ان مصنوعات کو پانچ حصوں میں تقسیم کرنا پاہوں گا۔
- ۲۔ معاملات جن کا تعلق وفاقي تکمیل کمیشن سے ہے۔
- ۳۔ معاملات جن کا تعلق ترقیاتی حکمت عملی یا بحث کے فلسفے سے ہے۔
- ۴۔ معاملات جن کا تعلق صوبائی حکومت کی پالسی اور اہم فیصلوں سے ہے۔
- ۵۔ معاملات جن کا تعلق ملکاٹی ایکیمیں سے ہے۔

## وفاقی حکومت سے تعلق رکھنے والے معاملات

بعض ترقیاتی منصوبے یا معاملات ایسے ہیں، جن کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے۔ ایسے معاملات میں صوبائی حکومت بذات خود فحیضہ نہیں کر سکتی۔ لیکن صوبائی حکومت کی سفارشات اور ترجیمات کو خصوصی طور پر مد نظر کر جاتا ہے۔ اور بعض مرکزی معاملات تزالیے ہیں، جن کا صرف مرکزی بجٹ سے تعلق ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ بعض ترقیاتی امور، یعنی گینہ بجلہ، قومی شاہراہیں، ٹیکلی ویژن، ایئر لبریٹس، تار، ٹیکلی فن و عینہ مرکزی دائزہ کار میں آتے ہیں۔ بلچستان میں بھل کی خصوصی اہمیت ہے۔

جیسا کہ بجٹ میں بتایا گیا، بھل کی گروڈا میں تو کافی علاقوں میں بھی ہیں۔ لیکن دیہات کو بھل فراہم کرنے کی زندگانی کے طرح مکان کے علاقے میں پی آئے سروس کی کمی اور گھٹوں کے حصوں میں کافی انتظار کی بھی نیکیت ہے، مکان کے لئے ڈی وی بوسٹر کی بھی بات کریں۔ بعض علاقوں میں سیلاب سے بچاؤ کی اسکیوں کی نشاندہی کی گئی۔ تمام ترقیاتی منصوبے مرکزی حکومت، صوبائی حکومت کی ترجیمات کو مد نظر کر کر عمل میں لاتی ہے۔ صوبائی حکومت کی پوری کوشش ہو گی کہ ان منصوبوں پر علاحدہ آمد کے لئے مرکزی حکومت کی توجہ دلائی جائے۔ اُنھل اور کوئٹہ کی ملکیتیں اکٹوں کے بند ہونے اور بے روزگار ہونے والے افراد کے معاملات بھی زیر بجٹ لائے گئے۔ یہ دونوں کارخانے مرکزی حکومت کے پاس ہیں۔ صوبائی حکومت بے روزگار افراد کے معاملات مرکزی حکومت کے علم میں قولاً سکتی ہے، لیکن خود فحیضہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی مرکزی حکومت کو اس بات کا پابند کیا جاسکتا ہے کہ وہ ان کارخانوں کو بند کر کر تخلیہ بینیں ہو اکرے، گواہی تک ملازمین کو کارخانے بند ہونے کے باوجود تخلیہ میں دھی جا رہی ہیں۔ ان دونوں کارخانوں پر لگے ہوئے ملازمین کے صرف تنخواہوں کے اخراجات ۵۰ لاکھ روپے مانenze ہیں۔ اس طرح اگر کارخانے بند رہیں تو چھ کروڑ روپے سالانہ مرکزی حکومت کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ کارخانوں کو ہر حالت میں چلایا جائے اور ہماری کوشش ہو گی کہ کارخانے چلیں تاکہ ملازمین بے روزگار نہ ہوں۔

بجٹ کی بجٹ میں وفاقی بجٹ کے تحت پڑوں کی قیمتیں اور ریلوے کے کارے بڑھانے کے بارے میں بات کی گئی، اور اسی طرح وزارت کے استعمال کے لئے ڈیزیل کی قیمت کم کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے ایکی کی درخواست کی گئی۔ تاکہ ڈیزیل سے چلنے والے ٹیوب دیلوں پر خرچ کم ہو سکے۔ آپ کو معلوم ہے کہ

وفاقی بجٹ ۲۳، رہنمی کو پیش کیا گیا۔ اور اس پر بجٹ جاری ہے۔ قومی اسمبلی میں بلوچستان کی بھی نمائندگی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ کوئی الیکو وجوہ ہر کو ایسے معاملات جن کا تعلق بلوچستان سے ہو۔ ہمارے نمائندے ان کی نمائندگی ذکر ہیں۔ وفاقی بجٹ کے اس قسم کے معاملات ہمیں اپنے قومی اسمبلی کے نمائندوں پر چھوڑنے پا ہیں پھر جی اگر آپ پا ہیں تو ہم اس سلسلے میں یادداشت مرکزی وزیر خزانہ کو بیچ دیں گے۔

مسٹر فضیلہ عالیانی: (پوامنٹ آف ارڈر) جناب والا! میں اس بات کی وضاحت چاہتی ہوں اگر میں غلط پڑھوں تو آپ مجھے چیک کریں کہ کیا بجٹ سیشن کے آخر میں جب وزیر خزانہ مصائب اپنی تقریر کر تھیں کیا وہ پرنٹڈ اور لکھی ہوئی ہوتی ہے یا وہ جلاس کے دروازے پرانٹس لے کر جوابات دیتے ہیں۔؟ جناب والا! ہماری اسمبلی میں کبھی بھی یہ روایت نہیں رہی کہ وزیر خزانہ کی طرف سے جواب پرنٹڈ فارم میں دیا جائے۔ آپ اس سلسلے میں راجہان فرمائیں۔ شکر یہ۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر اس سلسلے میں آپ کا رد لگ چلائیے۔ میرے خیال میں صوبائی اور مرکزی اسمبلی میں ایک شخص کو پڑھنے کی اجازت ہوئی ہے۔ اور وزیر خزانہ موتا ہے۔

مسٹر فضیلہ عالیانی: جناب والا! یہ بلوچستان اسمبلی کی طبیعت نہیں ہے۔ اس پر غور فراہیں اور اس میں ترمیم کریں۔

مسٹر اسپیکر: میسا کہ بجٹ کے وقت تقریر پڑھی جاتی ہے اسی طرح وزیر خزانہ آخر میں بھی اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھ سکتے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں ہے روپ نمبر ۱۹۱ کا اعلاق صرف برلن پر ہوتا ہے روزیر خزانہ پر نہیں۔ لہذا وزیر خزانہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

وزیر خزانہ: شکر یہ۔

## معاولات جن کا تعلق قومی مالیاتی کمیشن سے ہے

اب پر میں وہ سبے تمہرے کمیشن کے معاولات جن کا تعلق قومی مالیاتی کمیشن سے ہے، ان کی طرف ہوں۔

آئین کی دفعہ ۱۶۰ کے تحت صوبائی اور مرکزی حکومت کا مالیاتی راستہ قومی مالیاتی کمیشن کی سفارش کے تحت برتا ہے۔ مرکزی حکومت ہر پانچ سال بعد قومی مالیاتی کمیشن کی تشکیل فوکری ہے اور اس کمیشن کی سفارشات کے تحت صوبوں کو گرانش اور مختلف مادت سے رقم ملتی ہیں ۲۰۰۷ء و ۲۰۰۸ء میں جو کمیشن تشکیل دیا گیا تھا، اس کی سفارشات کے تحت انتظامیں نیکس، پکری ٹیکس (SALES TAXES) اور کپس پر برآمدی ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا ۲۰٪ فیصد مرکزی حکومت اپنے پاس رکھتی ہے اور بقیہ ۸۰٪ فیصد صوبوں کو ان کی آبادی کے تناسب سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آئین کی دفعہ ۱۶۱ کے تحت گیس پر ایکسائز ڈیلوٹی اور رامنٹی سے حاصل ہونے والی آمدنی اس صوبے کو دالپس کر دی جاتی ہے جہاں گیس کے کمزیں ہوں۔ اگلے مالی سال میں بلوچستان کو اس میں حاصل ہونے والی آمدنی تقریباً ۱۰۰ ارب روپے ہو پے ہے۔

بحث کے دوران گیس پر ترقیاتی سرچارج کی رقم صوبے کو دینے کی بات کی گئی۔ بحث میں شکوہ کیا گیا کہ سونی گیس کی مد میں بلوچستان کی آمدنی کم ہے۔ اور اسی طرح بلوچستان کے جیلیکی پیداوار سے جو زر مبادلہ ملتا ہے اور سنگرہ مرد، کو ماٹی اور دوسری معدنیات سے جو آمدنی ہوتی ہے، اس میں سے بلوچستان کو کچھ نہیں ملتا۔ میں اس پارے میں صحیح صور تحال پیش کرنا چاہوں گا۔

نگہ مرمر اور ماٹی اور دوسری معدنیات سے راملی خود صوبائی حکومت مقرر اور وہ مول کر کی ہے نہ کہ مرکزی حکومت۔ یونہجہ پر مرکزی حکومت کے دائرة کا ریں نہیں ہے۔ اس لئے یہ کہتا۔ صحیح نہیں ہوا کہ مرکزی حکومت ان معدنیات سے ہونے والی آمدنی بلوچستان کو منتقل نہیں کرتی۔ چنان نگہ مرمر اور ماٹی کی برآمدہ کا سبق ہے، تو نگہ مرمر کی پیداوار پچھلے چند ناؤں میں پندرہ ہزار اور بیس ہزار کے درمیان رہی جس میں سے تقریباً ۱۰٪ پرہار اُن نگہ مرمر برآمد کیا جاتا ہے۔ برآمد ہونے والے نگہ مرمر کی کل ماٹیت تین کروڑ روپے ہو قی ہے۔ مرکزی حکومت نے

گزشتہ پانچ سالوں میں۔ ۳۰، فیصلہ برآمدی ٹیکس نگایا، وہ رقم لاکھوں میں توبہ، کروڑوں میں نہیں۔ کرمائٹ کی پیدیدار بہزادش سالانہ ہے اور تقریباً نصف برآمد ہوتا ہے۔ برآمدی قیمت پر لاکھ روپے سے بھی کم ہے۔

اس طرح تنگ مرمر اور کرمائٹ کی کل قیمت فردخت تقریباً ساڑھے تین چار کروڑ روپے تک ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ حکومت کی آمدی ہے۔ جہاں تک بلوچستان سے جیگی کی پیداوار سے وفاقی حکومت کو ملنے والے زر مبادلہ کا تعلق ہے تو اس بارے میں میں عرض کر دیا کہ پاکستان کی محلی کیلی پیدا اور تقریباً سو اربو لاکھ تین سالانہ ہے اور تقریباً ۹۰، کروڑ روپے پھیل کی قیمت فردخت ہے۔ جو کہ باہر بھی ملتی ہے۔ اس میں سے تقریباً ۷۰ فیصد پھیل بلوچستان سے ہوتی ہے۔ پھیل کی قیمت فردخت ان لوگوں کو ملتی ہے جو پھیل کو فسردخت کرنے یہی رقم حکومت کو نہیں ملتی، البتہ مرکزی حکومت کو قیمت فردخت کے مساوی زر مبادلہ ملابے جو کہ حکومت کی آمدی نہیں ہے۔

سو گیس کی راملٹی اور ایک آرڈیو فی بھی بلوچستان کی آمدی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جہاں تک ترقیاتی سرچارج کا تعلق ہے تو مرکزی حکومت ذریف گیس بلکہ پڑوں اور کھاد پر بھی ترقیاتی سرچارج لگاتی ہے۔ گیس پر ترقیاتی سرچارج ۷۷۴۹ ارب میں قدر گیس کے آرڈی نیس کے تحت لٹایا گیا اور گیس سپلائی کرنے والی کمپنیاں یہ سرچارج ادا کرتی ہیں۔ اس سرچارج کا مقصد گیس کی قیمتون کو ایک سطح پر رکھنا ہوتا ہے اور یہ مقصد کھاد اور پسروں کے ترقیاتی سرچارج کا ہوتا ہے۔ ہمارے لئے میں گیس کی تین قسم کی کمپنیاں ہیں۔

ایک وہ ہر گیس پیسہ اکرتی ہیں۔

دوسری وہ جو گیس کو جہاں وہ پیدا ہوئی ہے، وہاں دست شہروں تک پہنچاتی ہیں۔

تیسرا وہ جو شہروں میں گیس پلانی کرتی ہیں۔

ان تینوں قسم کی کمپنیوں کے لئے گیس کی قیمتیں مقرر کرنے کے لئے ایک خاص فارمولہ ہے۔ جو نکہ صارفین کے لئے بھی گیس کی قیمتیں حکومت مقرر کرتی ہے اس لئے ان کمپنیوں کے اپنے اتحاجات اور حکومت کے مقرر کردہ نرخ میں بھی قوایا ہوتا ہے کہ ان کمپنیوں کو خاطر سرخواہ فائدہ ہوتا ہے اور کبھی نقصان۔ جبکہ انہیں فائدہ ہوتا ہے تو یہ گیس کی سپلائی والی کمپنیاں ترقیاتی سرچارج میں زیادہ رقم دیتی ہیں اور جب انہیں نقصاً

ہوتا ہے تو حکومت انہیں اتفاق پورا نے کے لئے رقم عاپس کر دیتا ہے۔ یہ ایک قسم کا فائدہ ہے جو سے بھی تو حکومت کو رقم ملتی ہے اور بھی اس سے گیس پیشیوں کو رقم دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ صحیح معنوں میں لیکن نہیں ہے۔ اگلے ماں سال میں مرکزی حکومت کو ترقیاتی سرچارپ سے ۲۴،۰۰۰ کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔ حکومت نے ابھی نیا مالیاتی تکمیل پیش کر رہی ہے۔ صوبائی حکومت اپنا نقطہ نظر مالیاتی تکمیل میں پیش کر رہی ہے۔

جناب والا میں اس سلسلے میں یہ بات کہ نافردری بھتھا ہوں کہ ایک سونو زکر درود پر گیس سے صوبے بلوچستان کر میں گے۔ ایک سونو زکر درود پر ہماری کل آمدی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ لہذا صوبائی حکومت وفاقی حکومت پر زور دے گی کہ سونو گیس کا استعمال صحیح ہونا چاہیئے۔ ماضی کی طرح گیس کو فدائی نہیں کرنا چاہیئے۔ تاکہ آمدی کا یہ ذرائع زیادہ سے زیادہ سالوں تک چلتا رہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ سونو گیس کی آمدی کے متعلق کتنا حصہ بلوچستان کو آئے اور کتنا وفاق کو جائے۔ اس سلسلے میں ہماری مالیاتی تکمیل عنقریب اپنی کارروائی شروع کرے گی۔ اور اس میں بھرپور حصہ لیکر اپنا موقف پیش کرے گی۔ کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ اس میں سے آمدی دی جاتے۔

جناب اسپیکر! اس کے ساتھ ساتھ ہمیں حکومت سے یہ بھی لکھا ہو گا کہ وہ ایندھن کے معاشرے میں اپنی پالیسیوں کو ذرا بدلتے اور پہلی کا استعمال کرے۔ بلوچستان کے دورانہ لکھا تو

جیسے کہاں خارج ہیں دہاں نیو ٹکنیکس پاور جنریٹرز اسٹیشن لکھائیں۔ جیسا کہ میں نے ابھی لکھا کہ گیس کا صحیح استعمال کرنے بے حد ضروری ہے۔ ماہرین کے نظر کے مطابق ۱۹۹۳ء میں کول کی ضرورت دس اعشاریہ چھ ملین ٹن ہو سکتی ہے۔ اینٹرول کے بھبھوں تین اعشاریہ دو ملین ٹن سالانہ سمینٹ اند سریز کے لئے تین ملین ٹن سالانہ ہے۔ اند سریز کے متعلق میں یہ ہوں گا کہ شروع میں سمینٹ کے کارخانے میں ہماری سونو گیس استعمال کی جاتی تھی جسے سونو گیس کا ضیغ کہا جاتا ہے۔ حکومت نے پچھلے سال سے سمینٹ نیدر اسٹیشن کو گیس استعمال سے منع کر دیا ہے۔ اب وہا پورا ٹیڈی آئیں استعمال کر رہے ہیں اور یہ بھی اس کا صحیح حل نہیں ہے۔ بلکہ مقامی ایندھن استعمال کیا جائے جیسا کہ آپسے سنا ہو گا کہ جام شور و کے مقام پر تین سو مگاوات کا پاور اسٹیشن لگے گا۔ اور وہ ایک اعشاریہ آٹھ

میں تھیں ہو گا۔ حکمری مزدیسات کے نئے آدھ میں تن بڑا کونڈ کو حکمری استعمال کے سکلنے اینہ صن بنا نے میں تبدیل کر کے پیش کیا جائے گا۔ اور حیر آئزاں اور اسٹیل بنا نے کے لئے ایک اعشاریہ دو میں تھی کی مزدیسات ہے شابرگ سے جو کوہ میں ہے اسی میں سفر کی مقدار کم ہے۔ شابرگ میں ایک کریٹھا۔ پلاٹ عجی لکھا ہوا ہے جس پر کوئی میں ڈال رخچ کئے گئے ہیں یہ سماری بہ قسمتی ہے کہ اب تک جنم نے اس کا کوڈاً استعمال نہیں کیا اور یہ پلانگ کی ایک نایاں مثال ہے کہ اس پر ہزاروں ڈال رخچ ہو گئے لیکن پلاٹ استعمال نہیں ہوا، ہے

جناب والا متفرق استعمال کے لئے کونڈ کی حیثیت نہیں تھی ہے جب کے حکم کی موجودہ پیدادار دو اعشاریہ آٹھ میں تھی ہے۔ اپریں کا نظر میں جو اضافہ کرنا ہے وہ سات اعشاریہ آٹھ میں تھی ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے اس سات اعشاریہ آٹھ میں روپے صرف ہو گئے سہاری حکومت کے لئے یہ مزدیسے کردہ کامنکی پر پوری توجہ دے لینا وفا قی خدمت پر ہم زور دیں گے کہ وہ کامن کی کی اندر سفر زد کو زیادہ سے زیادہ ترجیب دے۔ اور ان کے معاملات پر پوری توجہ دے اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عجی کہوں گا کہ دکی کے مقام پر کامن کی صنعت پر کام ہو رہا ہے۔ جیوں اجیل سرے اف پاکستان اپنی تحقیقات میں معروف رہی ہے، اس سند میں ہمیں دو فیز مالک سے مدد مل رہی ہے۔ سہارا پر گلام یہ ہے کہ دکی کے کوٹے سے دبائ پر ایک غریل پا در پلاٹ لکھایا جائے گا اور مسقین میں یقیناً ہمیں اس قسم کے غریل پا در پلاٹ سارے برناں ایسا یا میں اور دوسرے ایسا باز میں عجی لکھنے ہوں گے

جناب والا یہ عجی کے بارے میں یہ کہوں گا۔ کہ بھلی کا اصول یہ ہے کہ اس کی لمبی لمبی پلاٹ میں لامیں ہیں ہو سکتی ہیں۔ حکومت بلوچستان کے زور دیئے کے باوجود مجھی کراچی سے والٹیشن لامی میزان جیونی تک بے جانے کی مخالفت کی جا رہی ہے اور اس کی ایک وجہ جو پیش کی جاتی ہے کہ اتنی لمبی لامی میں ڈیسچ ڈریپ ہو جاتا

ہے اسلئے جگہ جگہ یہ پا در جزیرہ انڈیش ضروری ہوتے ہیں تاکہ دو لیٹچ برابر ہیں  
کی جائے تاہم میں اس سند میں پروری توجہ دوں گا۔ خاص طور پر سند کے  
کے کو رے پر شروع میں ڈیزل یا فام تیل سے بڑے بڑے جنریٹر ہیں کہ رہوں بلکہ  
نوٹھ جائیں۔ واضح ہے کہ میں چند ہزار کلو وات کی بات ہیں کہ رہوں بلکہ  
میلکا وارٹ کی بات کہ رہا ہوں۔ وہاں تک کہ لائن کو بجا یا جائے۔ اور اگر دو لیٹچ ذرپ  
کرنے کا ہی مسئلہ ہے تو جیکی وقت ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں نیو کلیئر بنیاد پر وہاں  
پلانگ لگائے جائیں میں نے اس سند میں پلانگ ایڈڈو ڈیمپنٹ سے کہا ہے  
کہ ہم وفاقی حکومت سے بات کرنی ہے اور ان کی توجہ اس طرف دلانی ہے اس  
کے لئے جیاں جیکل سردے آف پاکستان ایک جامع منصوبہ بنائے جس کے تحت  
ہم اپنے نیو کلیئر اینڈ ہسن کی تحقیقات کر سکیں خاہب والا بلوچستان اتنا بڑا صوبہ  
ہے یہ بات نہیں ہے کہ ہمال نیو کلیئر ہیول اینڈ ہسن ہیں بلکہ ہم ایک جامع پروگرام کی بنائے  
ادغامی تحقیقات کرنے کی خودست ہے۔ اور نا، حکومت نے توجہ نہیں دی تو ہم بجور ہر صائل  
کے کوئی اپنے پلانگ ایڈڈو ڈیمپنٹ کے تحت ایسا پروگرام چلایں۔ اور اپنے ذرا غیر  
استعمال کریں۔

جناب اسیکر! جیسا کہ میں نے سلے مرعن کیا کہ بعض اداکین اسمبلی نے اس غدر  
کا انہصار کیا ہے کہ ان کے نام اسکیموں میں شامل ہو گئے ہیں لیکن رقم درج نہیں  
ان کے خیال کے مطابق صرف بحث دستارہ میں شامل کر کے اسمبلی کے اداکین  
کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

جناب والا! منی کے شروع میں اداکین اسمبلی کے ساتھ ساتھ حکومت منصوبہ  
بندی و ترقیات کے اجلاد کیوں نے اور بحث سے بمشکل دس دن سلے اداکین نے  
اپنی اسکیموں کے نام دیئے تھے میرے یا اس کوئی ایسا جادو تھا اور ڈیمکٹ کے پاس  
ان اسکیموں کے تجھیں اور ان کے قابل عمل ہونے کے بارے میں روپریشیں ملیں  
ہو سکیں۔ یہ اسکیموں تمام بلوچستان کے علاقوں میں ہیں اور مختلف عکلوں سے  
متصلق ہیں ان کی تیاری کے لئے وقت کی خودست ہے۔

جناب والا ! میری یہ پالیسی ہے کہ میں محض بروزگزاری کے لئے ایسے  
فیصلے پا اعلانات نہیں کرتا جنہیں عملی جاہر پہنانے کے لئے یا میں خود کا میاں  
حاصل نہ کر سکوں یا جن کو میرے رفاقتے کا رائے ایک مذاق سمجھ کر قبول کر لیں۔  
میں اس معجزہ ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ جوں ہی۔ مختلف حکوموں  
سے ان انسکیوں کے تجھنے یعنی پی سی ون فارم اور جائزہ روپ روشنی تیار ہوں گے۔  
اُن پر پروگرام کے مطابق تسلیم آمد شروع کر دیا جائے گا۔ میں اس معجزہ  
ایوان کو جناب اسپیکر صاحب کے ذریعے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم سب ایک میں  
ہم نے مل جمل کر چکا ہے اور ہمارا تک ان کی انسکیوں کا متعلق ہے تو ہماری  
پوزیشنیت ہے کہ ان پر تسلیم آمد ہو گا میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بجٹ  
بنانے کے لئے ذہنیت کی مزدروت بروتی ہے ہماری اکسیبلی کو بننے اور ہماری  
حکومت کو قائم ہونے دو ماہ بھی نہیں ہوتے جناب والا میں آتے ہی اور ہمارے  
عزم وزیر اسلام صاحب نے بھی عسوس کی کاپ بڑھانے میں اکسیبلی کا دفعہ مزدروی ہے  
یکون اگر اکسیبلی کے معجزہ ایکین کا عمل دفعہ نہ ہو یہ سال مناسخ چلا جائے گا اور وہ اپنے  
حلقة انتخاب میں کی مند دکھا میں گے۔ چنانچہ سولہ اپریل کو جو میٹنگ کی گئی تھی وہ جناب  
وزیر اسلام نے عدالتی تھی اور اس کا منتصہ یہ تھا کہ معجزہ براہن صاحبان کی انسکیوں بجٹ  
میں شامل کی جائیں بلکہ یہ کریڈٹ ہم نہیں لے سکتے یہ کہنا مزدروی ہے کہ اس سلسلہ میں ہمارے  
گورنر کے آفریدی نے بھی بہت دی تھی کو ایم پی اے صاحبان کو اس میں مشرک کر  
کریں میں اس کریڈٹ کو بذات خود حاصل نہیں کرتا۔ یہ ہم سب نے مل جمل کر لکھا گیا ہے  
اور ان بھائیوں کو جنکے دلوں میں شکر و شہادت ہیں میں یہ گذارش کر دیں گا اُنکے آپ نے  
انسکیوں دیہی ہو ہمارے پونیگر صاحب نے لیں متعلق حکوموں کو یہ انسکیوں پہلی بائیکل  
گر ترجیمات بھی آپ مزدرویں۔ اور اپنی ترجیمات میں یہ تباہی کو پہنچنے پر کوئی ایکم ہے اور بزرگ پر کوئی  
اسکم ہے دغیرہ دغیرہ۔ ہم کو ہم اس کے مطابق عمل کرنی۔

جناب اسپیکر ! اس کے بعد میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا طیام پہلے صاحبان کے فتشے  
دور ہو گئے ہوں گے۔ اور ان کو یقین ہو گی جو گا۔ آپ یہ انسکیوں کو اس بجٹ کی منظوری کے  
بعد ہم بستر باندھ کر پھرے جائیں گے ان سارے امور کا جائزہ اور عمل سلسہ لاری رہیگا

موز اداکین نے بیٹ پر بیٹ کے دران دیگر مختلف امور کی طرف بھی نشان دہی کی ہے۔  
جناب والا! جناتک میں نے دیکھا ہے کہ آپ کی تجارتی سالانہ ترقی پر دو گرام میں  
شامل کی گئی اس سیمول کے علاوہ یہی میں یہ جانتا ہوں کہ ترقی کے ان پر دو گرام کے لئے جن  
میں آپ کی دلچسپی ہے ان سب کو شامل کرنا ممکن نہیں میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ وہ ہماری  
خواہشات اور مزدیسات سے کہ ہیں اس وجہ سے وہ میں کی کمی ترجیحات پر سختی سے مل پڑا  
ہوئے پر مجبور کرتی ہے کہ ترجیحات آپ کی ہوں گی یعنی اس میں صرف رابطہ کا کام دون ٹھاک  
خواب دالا! اسکے علاوہ چند اور چزوں کی طرف توجہ دلا دیں گا جن کا ذکر کیا گی۔ بیٹ کے  
مسئلے ہمارے ہمراں نے بڑی تعریف کی میں ان کا بہت مشکور ہوں اہم نے بھے اور  
وزیر اسلامی صاحب کو مبارکباد دی ہے ہمارا حصہ دو چزوں میں سے سات ماہ پہلے ہمارے  
گورنر کے آفریقی صاحب کو اس کا کریمیت جاتا ہے۔ ان کی پالیسیاں ان کی رائے دی  
کے ساتھ تمام کارروائی سات ماہ تک ہوئی اور اس کے ساتھ تھیں مناسب کھروں گاہ  
کر پہنچیف سیکرٹری کا بھی بہاں ذکر کروں جو ہمارے ساتھ تقریباً پانچ سال رہنے اور زبان  
ان کا تبادلہ پر گی ہے۔ ان کی تقریبی کراچی میں ہوئی ہے وہ چند دلائل بعد پیاں سے ہے  
جائز ہے۔ ان کا ذکر میں اس کے کرہا ہوں کروہ پہنچے یہ لیشنل چیف سیکرٹری تھے  
ترقبی پر دو گرام کا فضلہ اس کا رغبہ گورنر صاحب اور چیف سیکرٹری اور ایسا شیشنل چیف سیکرٹری ہے  
صاحب نے دشمن کیا ہے اس کے ساتھ ہمارے فرانس سیکرٹری جناب بعد محمد سعید صاحب  
اور دسرے سکریٹری صاحبان نے بھی بڑی محنت کی ہے۔ اس میں شکر نہیں کہ مجبوری اور وہ  
کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ اس کو پیرو کر کر ٹکک بھوپال تصور کریں گے۔ مگر یہاں میں یہ بھی کہوں گا  
کہ اگر ایم پی اے صاحبان اور دسرے ادارے نہیں تھے لیکن توکی بادڑی کے ادارے  
موجود تھے۔ توکی بادڑی سے رابطہ قائم کی وہ عوامی نمائندہ سے بھی تھے ان کے صلاح مشریع  
سے چال تک ملک ہو سکا انہوں نے کام کی۔ جناب والا یہ کہنا بھی مزدیسی سمجھتا ہوں کہ یہیں  
اس موقع پر اپنی ونائی حکومت کو بھی نہیں بھوپالا چاہیئے۔ ہماری اسی سیل کا یہ اجلاس بہت  
مزدیسی تھا۔ سارے سال میں اسکی کارروائی کا دل بھوپال شیشن ہوتا ہے بجے میں ہر قسم  
کا مسئلہ آتا ہے میں نے اس سیشن کے دران و ثنا فتنا یہ ذکر کیا تھا کہ ہماری آمدی کے  
کئی ذرا شے میں ایک براہ راست ذریعہ ساز سے متعدد کروڑ روپے کا ہے رکھو ہیں اپنے

حدہ کا فنڈ ملتا ہے۔ بیان مالیتی کمیشن کا ذکر براۓ پے جو فادر مولا تیار کرتی ہے۔ اور اس کا حساب بھی ہوتا ہے۔ جس حساب کے مطابق میں فیصلہ ذاتی حکومت رکھ کر اور شام میکنون کو اکٹھ کرنے کے اتنی فیصلہ صوبے کے کھاتے میں ڈال دیتی ہے۔ لگا اس کے علاوہ بھی وہ ہر وقت بماری مدد کرتی رہتا ہے۔ ٹوپی پنٹ پر دگام آپ۔ کچے سامنے ہیں یہ وفا قی خلقت کی مدد سے پڑی تکمیل کو سنبھلتے ہیں، اس سند میں دوغیرہ مالک بماری مدد کر رہتا ہیں اور اس کا تعلق بھی وفا قی کے ساتھ ہے۔ اس پر بات چیت ہوتی ہے اور وہیں مسئلہ میں کی جاتا ہے کہ اس کے علاوہ ہمیں اسپیشل فنڈ بھی دینے مجب میں جیسا کہ میں نے ذکر کی ہے کوئی پہنچ لکھیں گے۔

جب والا ہمیں صدر میں اکٹھ ڈاکٹر محبوب اسق نیڈل منٹر نے انکی مشکلہ ہر زمانہ پاہنچتے ہیں اور جام سا جس نے ان کا دریہ دھیا ہے ہم نیشنل انک میں کافی میں گئے وزیر خلیل جو خوب صاحب کا عدیہ دیکھ کر ہمارا دل بہت مت ٹھرا دیا اس سب کو ہم سے چہرہ دی ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ دوسرے صوبے سے صدر ہر حد تک بخوبی ہمایا اسٹڈی آتا ہے تو وہ فراہدی کا ثبوت دیتے ہیں، وہ غالباً اور روز کا حوالہ نہیں دیتے بلکہ ان کی یہ کوشش برقی بے کو جاں تک امداد ہو سکتی۔ یہ کی جانے میرے لئے ان تمام چیزوں کا ذکر کرنا نہایت ضروری تھا۔

حباب اسپیکر اب بھے دردناک ایرا میں ٹھیکرے کے متعلق ذکر کرنا ہے۔ اگر میں یہ کہوں کو ٹھیکرے ہی ہیں بلکہ صوبائی حکومت کے وہ تمام ڈاز میں جو باہر کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک بھی کہا ہے کہ میری ٹرانسفر کا نئی ہر جانش آفریکا دبر ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اگر ہمیں دیبات کا میاڑ بڑھاتا ہے تو مزدوری ہے کہ ہمیں اپنے ٹھیکرے کے مسائل حل کرنا ہونگے اسی سلسلہ میں یہ کہوں گا۔ کو ہم نے اس پر کچھ کوشش بھی کی ہے۔ اس سلسلے پر کچھ ایسا نہیں برو کہ ہم نے دوسرو چھپے الاؤنس بھی دیا ہے مزید یہ کہ ہم نے دوسرو چھپے الاؤنس مزید ہے کہ ہم نے یہ یعنی ٹھیکرے کو ہزار روپے آف نے جلدی کا فرشتہ بھی دیا ہے میں سمجھتے ہوں کہ یہ سچھ ناکافی ہو گا۔ ہم اس پر مزید سوچنے پھر کریں گے۔ ہم یاد رکھیں کہ جائز سے وزیر صاحبان پر یہ دباؤ ہو کہ ڈاز میں ان سے یہ کیس کو بھے کہ ڈاز سے ٹرانسفر کریں۔ کوئی بھے کوکان بھیج دیں کوئی بھے بھے موئی خیں ٹرانسفر کیا جائے جس، یہ

حلاست پیدا کرنے چاہئی، تاکہ تم سمجھ مرے سے ردول ایسا کو ترقی دے سکیں، اسی سند میں ابک بیٹھن بن چکا ہے جس کی صفات منور آف ایجنسیں کریں گے۔ اور اس پر غدر خوش کہا جائے گا۔

جانب اپنے لکھے تھے بھی دیا گیا اور میکنے اپنی تفریر روک کر اسی رقم کو پڑھا چکا ہے، عورتوں کی اسکیوں کے لئے اپنا گایا ہے، عورتوں کے مسئلہ کو اس کا سنا ہے کہ ان کے اسکیوں، نہایت عزوف، پیش ان جن ماری میں جنسی بیان اور بربادیاں ہیں، ان کی خلاف وہیوں سے بہت بچپی ہے۔ باری یہ معزز ہے کہ جو بہانہ بھیجی جوئی ہیں۔ ہماری ساختاں ہیں، یعنی اس سے بچتے ہو چکا ہے، کہ آپ خاتم کے لئے اسکیوں، بیانوں اور بھی بھیوں پر چونکو آپ۔ کہ آپ موقوٰت نہیں بلکہ اس کے۔ لیکن ہم اس حد تک بھی بانے کو تیار نہیں۔ کم ان کی اسکیوں کو رواں مسائل کے دروان جسی شال کریں گے۔ (تاہیں) اب اس بات کا انتصار ان پر ہے۔ اپنی اسکیوں بنا فی جوگی اور تیار کر۔ کے دینی جوگی۔ اور پھر ہمارا کام برکا۔ میں اس سے میں پہنچنے دریافتی صاحب اس پر۔ وزراء صاحبان سے درخواست کروں گا، کہ وہ آپ سے پوری ہمدردی کریں۔ بچتے رہ آپ سے پوری ہمدردی ہے۔

**ہمن فضیلہ عالمی** جناب والا! ہم پر ایکیت بند نے میں ایکسپرٹ نہیں ہیں۔ میں آپ سے درخواست کروں گی پی ایڈڈی ڈی ڈیپارمنٹ سے پی سی دن فارم ہونے میں آپ ہمارے نراثو شادوں کریں۔

**وزیر خزانہ** یہ بات بالآخر صیغہ ہے۔ کوئی بھی پیدا ہوتے نہیں سیکھتا آہستہ آہستہ کیجا جاتا۔ ہے۔ ہم سب لیکھ رہے ہیں اور جیسے جیسے ہم اپنی زندگی گذار رہے ہیں۔ ہم خوش آمدید رکھتے ہیں۔ جناب والا! یہاں پر بارے اپنی مشتعل چیف اسکریپٹی صاحب بیٹھے ہوتے ہیں میں ان کو بآیت کرتا ہوں کہ وہ اس کام کے لئے دو افسر مقرر کریں۔ بارے ہو ایم پی اے سے صاحبان ہیں وہ اسکیات لیں تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی امداد کریں۔ پی سی دن فارم ان کو بناؤ کریں۔

اس سلے میں آپ نے بارے چھٹے منشی صاحب کی بھی یعنی دیانتی کس لہبے  
بخار پورا ارادہ ہے کہ ایم پی اے صاحبان شریک ہوں چاہے وہ یہی ایم پی اے  
ہو جب آپ کو یہ درست دی لگائے ہے اور آپ کو بنایا گئی مختار آپ اپنی اسکیوں دیں اگر  
آپ نے کوئی اسکیم شام نہیں کی ہے تو اس کا ذمہ داری آپ پر ہے کوئی کوئی آپ کو  
مرتع دیا گی تھا۔ آپ نے جو لیسیں دی ہیں ہم ان کو دیکھیں گے ہم ایم پی اے ایم پی اے  
صاحب نے اپنی اسکیمات ہنسیں دی ہیں ہم ان کے لئے وہ سب کچھ کوئی تھا جو کر  
سکتے ہیں۔ اسکیمات میں واضح کر دینا پاہتا ہوں کہ یہ بطور دزیر فراز و قائم اختیارات نہیں  
روکتا ہوا اک اسکیمات پاہی کر دوں ہماری پورنیں کینٹ ہے جس کیلئے نیسے ہوتے ہیں۔  
صاحبے ذریعہ اور گورنر ز صاحب ہیں وہ الگ ہر ذریعہ میں گئے ہے ایک ٹیکم درکار ہے جو ہم  
کی کوئی جات ہے میں یہ تاذکہ بھی نہیں دوں گھاڑ کے سارے کے سارے اختیارات ہیرے  
پاس ہیں جو سرجنی ائمے میں کو سکھا ہوں یہ ایسی ہات ہنس ہے مقام اختیارات ذریعہ اعلیٰ  
اور گورنر ز صاحب کے پاس ہیں وہ بگاہ بائیچی مشتری سے فیض کرتے ہیں میں تو اس  
سلسلے میں ایک ایم کردار مقرر کو اک اس کا ہزار جیسا کوئی پچھلے بھی کیا ہے اپنے اسکیمات تیار  
کریں ہمارے ذریعہ میں نیکیوں میں رابطہ کا کام کر دیں گا اس کے ایکیں نباہیں ہم ان کو تیار کریں گے  
آپ کی مدد اور سہی کریں گے ملک پی ایڈڈی کی اور فناشیں دیں یہاں ذریعہ آپ کی مدد کریں گے  
گر ان اسکیوں کو منتظر کرنا کافی نہ ہو گا۔ بعد میں ان اسکیوں کو منتظری گورنر ز صاحب کی  
برقی۔ ہے اور وہ تمام ملکی اسکیوں کو منتظر بھی کرتے ہیں

جانب والا بھارے بعض ایم پی اے صاحبان نے گورنر ز صاحب کے مقابلہ کیا ہے  
میں ان سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ وہ بہترین طریقے سے بھارے بھیر کیا اور وہ کو  
چلا کے ہی اور جس اسکی اہمیت سے انہوں نے ان بھیر کی اور وہ کو بھال کیا ہے اس  
کا مشان کسی اور صوبے میں نہیں ملتی ہے بھارے گورنر ز صاحب بنا یہ بھی بھیرت۔  
پسند شخص ہیں۔ بھارے صوبے میں جس طریقے سے صوبائی حکومت چل رہی ہے  
اس کے اچھی کسی اور صوبے میں نہیں ہے اس سلسلے میں نہیں اتنے گورنر ز صاحب  
کے پورا اتفاق ہے اور ان سے فرقہات دا بستہ یکی وہ صوبے کو خوشحال نہ رکھ دیجو  
کے بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔

جانب پسکارا اس کے علاوہ بھے روزگار کے متعلق ہاست کرنی ہے، جاہر سے محبت ہیں کافی پڑھ سکتے ہیں، مثلاً جس نے ڈاکواری کا کورس پڑھ دیا ہے وہ کہتا ہے کہ ڈاکوڑا ذرا ایسا شہر ہیں تھیا ہست کرو، اب یہ فربت صورت ہے آفریقہ سے ہیما توں ہیں بھی قریب بے عزم کی خدمت کرنے ہے۔ حکومت کتفی تقداد میں ڈاکٹریں ٹینیات کرے گا ہے اس سے تھے مقابلے ہیں ڈاکوڑا کی انتہاد تریخیت، زیادہ ہے اسکی طرح جاہر سے سوچے ہیں، انجینئر ہیں بے کتنے ہیں کہ ہیں، کم ایڈنڈ ٹبلیز ہیں لکھاڑا اس میں بھی رکھتے تو اپنے لیکھیں۔ اب اس کی وجہ آپ سب کو پتہ ہے جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے لگری تو محلہ، نہیں ہیں وہ لکھ لگری میں لکھو، پش جانتے ہیں آپ ذریعہ کیلئے اپنے پھر لیں دیا توں میں کام کرنے کے لئے ہیں تھے انجینئروں کی خودت جتنی بنتے ہیں اگر دیا توں میں یہ انجینئر کام کرنا پاہیں تو کام بنتے ہے تو یہ کبھی نہیں جانتے ہیں۔ ۹  
جاہر سے اپنیں چیف سکرچری صاحب نے ان کا پیغام دلانے کے لیے بہت کوشش کی۔ ان کی گستاخیوں سے (۵۶۵) یہیں کھنچی دلے باخچے انجینئر لکھنے کے لیے تباہ تھے۔ ایک انجینئر بھی نہیں آیا یہ سلاحت ہیں جو میں نے پیش کر دیتے ہیں بھے ان سے پوری بعد دی ہے ہم چاہتے ہیں کہ ان کو ذکر بان میں اور ہم ان کے لئے کوشش بھی کر رہے ہیں، ان سب چیزوں کی انشا نہیں، میں نے اسی کے لئے کہتے کہ ہمارا ایک دوسرے سے کھڑا تمدن ہے جسے ہم سب ایک خاندان سے ہیں اس کے لئے حکومت نے فیصلہ کی ہے کہ ہم پادریاں نگاہ یعنی افرادی قوت کی منصوبہ بندی کی جائے، میں ملکر پانگ ایڈنڈ ڈیپنٹ کو بہت دیا ہوں کہ وہ افرادی قوت کی منصوبہ بندی پر فوجوں کا درانی شروع کریں۔ یہ جائزہ یہیں کہ جاہر سے پاس کتفی اسامیاں ہو سکتی ہیں اور یہ کہ ہمیں ان کے لئے کتنے پڑھے اسکے اشخاص کی خودت ہو گی، جب یہ پانگ ہو جائے گی تو پہلے پتہ پل جائے گا اور ذکر بان دلانے میں آ کرنا ہو گا۔

جانب والا! یورپ کے متعلق جاہر سے قام مریخ میان نے پڑھے روزہ رخور سے اپنے خیالات کا انہر کی ہے۔ میں بھی ان سے اتفاق کرنا ہوں یہ سچا کہ اپنیں کے لئے دارانگ ہے۔ اگر وہ اپنی کارکردگی نہیں بڑھاتے ہیں تو مستقبل میں ان کا کو دار بڑھانے کی بہتے اس کو کم کیا جائے گا، اور یورپ کو حکومت اور سفر میں مغلب نہیں کے لئے غریب خونی

کر جی ہے۔ اسے شدت سے محو کر رہا ہے۔ لگلیوین امنشن کہا جاتے تھے جادا، پھر فوس ہر سلطنت ہے اسی میں، وہاں حکومت کا بھی دنہ ہے لہذا اس سے ہے جادا۔ ملکہ زندگانی پس کر سکتے ہیں یہ بات مزدوج ہے کوئم بزرگ دعا خداوند یا جامد دبا چاہتے ہیں تاکہ وہ دیسی علاقوں میں اپنی دامان قائم کر سکے کے لئے ہیں جو ہر شعبت ہر سکے۔ اسی مرقد پر میں اس سے زیاد کچھ بیٹیں کھوئی گا کہیں جان اسکیم بنا کر کیجیے فیض بیٹیں کہ جاؤ۔

جباب والا اس ضرب ہے میں آپ نے پڑا یعنی اسکو (کام) کا بڑی روکجاہی بیستہ بچھا کر دار ادا کر رہے ہیں تھیز تو اسکوں لوگوں کا نہ ہے۔ بہت اور اچھی گرانٹ ہے۔ یہ گلہر اسکو کہا، بیکار دہڑت اسکوں دیغیرہ کو بھی گرانٹ دی گئی ہے یہاں سے فرق بیٹیں کیا کہ کون کی یہی چیز اقليتیں کے اسکوں ہوں یا مدد اذل کے اسکوں ہوں یا مدد اذل کے اسکوں ہوئے سب کو گرانٹ

دی ہے۔

**اجنبیں** اسلامیہ جو کو ایک شاندار ادارہ ہے جس نے مدد اذل کی بے حد خدمت کی ہے جو اسی ادارہ ہے جس میں قائد اعظم محمد علی جناح صاحب خواجہ شریف ہے۔ لور اس کی تحریف کر، ہم ان کو فراموش بیٹیں کر سکتے ہیں اب اجنبیں اسلامیہ ایک گروہ اسکو بنانا چاہتی ہے میں، عذر کرتا ہوں کہ اس پر پرا غرور خون کریں گے اور اجنبیں اسلامیہ سے ہم درخواست کریں گے کہ وہ اسی سلسلے میں ایڈیشنل چیف سیکریٹری صاحب سے ردیقت فرم کریں۔ وہناقی حکومت سے ردیقت فرم کریں اور اپنا پروگرام پیش کریں۔ اور حکومت کی تجدیدیز سے فائدہ اٹھائیں

حکومت کو اپنی تجدیدیز دیں تاکہ ان کے پاس اس پروگرام پر عمل ہو سکے۔ جیسا کہ میں نے سیئے بھی کہا ہے میں خود سب کچھ بیٹیں ہوں۔ گرانٹ کا فیصلہ کیجیٹ میں ہو گا۔ دوسری بات زریحی کا نجع کے متعلق ہے خود ذات طور پر میں سمجھتا ہوں کہ چارے صوبے میں زریحی کا نجع کا ہونا یہت ضروری ہے بلکہ دُڑپڑی کا نجع بھی ہونا چاہیے۔ میں نے صرف دُڑپڑی کا نجع کا ذکر کیا ہے اس بارے میں کچھ بکھوں گا نہیں۔ لیکن ایک پیچھوں کا نجع کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ صوبہ بلوچستان میں ہمارا پالی بہت قیمتی ہے۔ بہت سمجھتا ہوں۔ یہ پانی ٹیوب دیلوں کا ریز دل اور حیثیوں کے ذریعہ نکلتا ہے۔ پہٹ فیڈریں بھی کافی تکالیف کے بعد آتائے اس کا مکمل استعمال کرنا ایک پالیسی میڑ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف گندم اور غد کیوں آگاہیں؟ اس پالی کو فارمنگ کے لئے استعمال کرنا چاہیے۔ لہذا میں چاہوں گا کہ یہ ایڈیڈی ڈیانشٹریشن فروٹ فارم کھولے نصیر آباد کے علاقے اور سکران میں ہائی آئیلیٹ ڈریون (---)۔ ہیں کوئٹہ قلات زیارت بیجے

علاقوں میں جہاں جہید طریقے سے زمینداروں کو رشتہ اس کرایا جائے کہ ڈرپ ایروگنشن کیسے ہوں ہے۔ عملی طور پر انکو بتایا جائے ویجھ دراٹی کے مختلط ذات کے سب کے پودے لٹکانے میں کیا فائدہ ہیں۔ ان کو کیسے متعارف کرایا جا سکتا ہے اس کی کوئی حد نہیں ہمارے کھجور کے باغات ہیں اچھے اچھے باغات ہیں معتدل علاقے ہیں ہم کیوں کر بیسویں صدی کی راجلات اور ترقیات سے عوام رہیں۔ ہمیں جہید طیلکنا لوچی ملنی چاہیئے اور اس میں نمائت کا کامیح بہت سفید ہو گا۔ پاکستان میں جوزعی ترقی ہوئی ہے اس میں بہت حد تک فیصل آباد زرعی کالج کا بات ہے اسی طرح ہم بھتے ہیں کہ ہمارے صوبے میں اس کالج ہونا چاہیئے تاکہ وہ ہماری میشیٹ میں بڑا اچم کردار ادا کر سکے۔

جناب عالی! ایک اور چیز کے مقابلہ ذکر کننا خود ری سمجھتا ہوں چند بھائیوں نے یہاں سوال اٹھایا ہے جو ڈومی سائل سٹیلرز کے بارے میں ہے شاید ان کے علم میں نہیں ہو گا کہ انیس سو بھر 1972 میں نیپ ملکوت کے درواز جب میں قائم مقام لیئر آف دی پوزیشن تھا اور میں ایسا خوش نصیب تھا کہ میرے ساتھ خان محمد خان مرحوم ہیسے ساتھی تھے ان کی محبت اور شفقت اور رنجی مجھے حاصل تھی علاوہ ازیں میرے دیکھ ساتھی تھے۔ جنون نے میرے ساتھ تعاون کیا اس کے لئے میں ان کا شکر ہوں۔ اس زمانے میں یہ مسئلہ اٹھا اور یہ مسئلہ پاکستان کے وزیر اعظم جو اُس وقت صدر پاکستان تھے، کی حیثیت ہے۔ ان کے ساتھ آیا۔ انہوں نے سر بازار جناح روڈ پر اعلان کی۔ نیپ نے ایک تھیکی طرف نشکیں دی اس میں جناب خطا اللہ می محل جناب اللہ می محل خان نصیر ہاشم خان غلزاری صاحب اور حنفی مرحوم تھے اور یہ گزرٹ نویں فیکشن آیا۔ بس کے باسے میں اپنے مزز بمن کو کھنا چاہتا ہوں .....

جناب اسپیکر! جب بلوچستان کے ہمارے ہندو بھائی لوک ہو سکتے ہیں تو سٹیلرز کیوں نہیں جو سکتے؟ آخر ہم کب کیہے نفاق کرتے رہیں گے؟ ایک طرف تو ہم اسلام کی بات کرتے ہیں اسلامی اصولوں کی بات کرتے ہیں دوسری طرف ..... اپکو ڈومی سائل پر اعتراض ہے اور چیز ہے کہ جو دو سال پہلے ڈومی سائل بن جاتا ہے۔ جناب دالا! میں اس نویں فیکشن کا ذکر کر رہا ہم۔ کسی میں لکھا ہے کہ یہ پھیس می انسس سو بھر کا ہے اور پھر انسس سو بھر میں اس کی تعمیل کرتے ہوئے حکومت بلوچستان اعلان کرتی ہے کہ بلوچستان کے عزم مقامی باشندوں کو مقام باشندے تصور کی جائے گا۔ اگر وہ مندرجہ ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔

(الف) اس نے بلوچستان میں چودہ اگست انیس سو نینتی ایکس (۱۹۴۸ - ۱۳-۸) سے قبل مکونت اختیار کر رکھی ہو اور لکھا تار رہائش پذیر رہا ہو۔

(ب) اس نے پاکت ن سٹیزن شپ ایکٹ انیس سو کیاونز

کے تحت حقوق شہریت حاصل کئے ہوں اور وہ بلوچستان میں چودہ اکتوبر انیس سو چھپن سے بھی لکھا تار رہائش پذیر ہو۔ (ج) اس شخص نے مقامی بننے کی تاریخ سے بارہ سال قبل بلوچستان میں مکونت اختیار کی ہو دہ بہ لحاظ سے مقامی تصور کیا جائے گا۔

جناب والا! یہ نیب حکومت کا فیصلہ ہے اور عرض ہے کہ یہاں جو بچھ پیدا ہوتا ہے پر امری اسکول میں داخل ہوتا ہے۔ مڈل۔ ہائی اسکول اور کالج جاتا ہے اس کو حق ہونا چاہیے آپ خود دیکھیں پاکت ن میں پاپو لیتھن ٹرنسفر ہو رہی ہے ایک تحقیق کے مطابق کراچی میں سن دہنڑا میں اکثریت بھائیوں کی ہوگی۔ خود ہمارے سردار گشکوری صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ بلوچستان آج سے چند سو سال پہلے یہاں ایمیگرنس کی جیت سے آئے تھے۔ جناب والا! تو ہم کب تک یہ فرق کرتے رہیں گے؟ ہمیں تو انفاق اور اسلامی پیغمبربن کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ میں اس کا قطعاً ذکر نہ کرتا مگر چونکہ اس کا ذکر کیا گی اس لیجے میں نے یہ بتانا ضروری سمجھا۔

پرسنگی جان :- (پرانست آف ارڈر) جناب اسپیکر! اعلان کے لئے عرض ہے کہ ہم بونج ہیاں چند سو سال پہلے نہیں آئے بلکہ جنہنڑا سال پہلے آئے ہیں۔ جناب والا! ہمنے اس سر زمین کی خاطر سکندراعظم کے ساتھ جنگ لڑائی ہے۔ (تحمین و آفرین) جناب والا! جہاں تک ہندوؤں کا سوال ہے تو وہ ہم سے پہلے یہاں رہ رہے ہیں اور پہلا نہروں نے میرے والد صاحب سے کہا تھا کہ ان کو واپس بھجوں لیکن انہوں نے کہا کہ ہم پاکت ن میں رہیں گے لہذا آپ ان کا دوس پندرہ سال پہلے آئیوالوں کے ساتھ موازنہ کریں (ذمایں) پرانے صاحب کو اس کا علم ہونا چاہیے۔

وزیر خزانہ :- میں نے تو سردار گشکوری صاحب کا ذکر کیا ہے انہوں نے اپنی کتاب میں صحیح لکھا ہے یا غلط لکھا ہے مجھے اس کا علم نہیں میں نے تو حرف اس کا

جناب والا!

میری جوان تقریبی ہرگئی ہے۔ میں نے کوئی شکش کی ہے کہ اہم سماں کا حقیقی الامکان تخفیج بخش جواب مہیا کر دیں۔ یہیکن ہماری یہ لفظتو اور بحث روایا اور جاری عمل کا حصہ ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بحث پر بحث ہیں ایسے ایسا موقع فرامہ کرتی ہے۔ جس سے ہم معاشی مکملت علک کے جملہ پہلوؤں کا مکمل اور بھرپور جائزہ ملتے ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ اس اجلاس کے ختم ہونے کا مقصد یہ نہیں کہ ہم ابستہ باندھ کر علیحدہ ہو جائیں گے۔ بلکہ خوشی ہوگی اگر آپ اپنے مشوروں اور تجاذبیز سے ہمیں دفاتر قائم طبع رکھیں۔

خدائی پر کوئی دبرتر کے فعل و کرم سے اس سوزع زیوان کے اداکین کی رہنمائی اور بلوچستان کے موام کے تواریخ سے ہم مستقبل میں اس سے زیادہ کامیابیوں کے حصول کے لئے کوشش رہیں گے۔ اس تقلیل عرصہ میں معزز اداکین ایسیں نہ جس طرح رہنمائی فرمائی، میں اس پر انہیں خراچ تھیں پیش کرتا ہوں۔ یہ ان کے مکمل تعاون اور مسلسل کا ورش کا نتیجہ ہے کہ ہم اپنی ترجیحات کو بیت ہتھ ک درست کرنے میں کامیاب ہوتے۔ کل کل رواج ہمیں آج اور آئندہ بھی رہنڈی رکھو گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ جو اس صوبے کی امکنوں کے پاسدار ہیں۔ آپ کی عزت اور احترام ہمارے لئے سب سے زیادہ اہم ہے۔ آپ کے ذقار اور قدر و منزلت کے ساتھ ہی حکومت کی توقیر والیتہ ہے۔ میں بلوچستان کے راستے دہنہ کان کے اس اعتماد کا جوانہوں نے ہم پر کیا ہے مشتبہ جواب دینا ہو گا اور جوابے اور سکت کو دیکھیں۔ مانو کہ تمہاری نقطہ نظر سے جائزہ لینا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر ملنے کی توفیق عطا فرمائے آمین رحم اکین،

پاکستان پا مندہ باو۔

میر اسپیکر: ذریخ رخانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالی (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۵ء (مسودہ قانون نمبر ۱۹۸۵ء) کو فی المقرر زیر غور لایا جائے۔

میر اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان مالی (ترمیمی) میں اس سوچ کا رسماں کو

نی المقرر زیر خور لایا جاتے۔

مسٹر اپسیکر: چون کوئی کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔

مسٹر اپسیکر: وزیر خزانہ اپنی اعلیٰ تحریک پیش کریں۔ (تحریک منظور کی گئی)

وزیر خزانہ: جناب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مالی (ترمیمی) بل انیس سو چھا سی کو منظور کیا جائے۔

مسٹر اپسیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان مالی (ترمیمی) بل انیس سو چھا سی کو منظور کیا جائے۔

مسٹر اپسیکر: چون کوئی خلافت نہیں اس لئے بل منظور کیا جاتا ہے۔  
(بل منظور کیا گیا)

## مرطابہ نمبر ا

وزیر خزانہ: جناب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم ۱۹۸۵، ۲۵۵۹، ۷۳۹ روپے سے متجاوزہ ہو دیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کلے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دورانِ بحدود "منظم و نصیح" (بشمول آرگنائز اف سیٹ، فرمانی نظم و نصیح، اکنامک ریکارڈیشن سٹیبلیکسی اور پبلسٹی و انفارمیشن) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اپیکر: سخریک یہ ہے کہ:-  
 ایک رقم جو ۱۹۲۵ء میں ۴۹ رپے سے متعدد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کئی  
 عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران سب سدروں مظہر و سقی خارج، (بشوی اگنائز  
 اف شیٹ، فرنکل نظر نرخ، اکنا فکس، پیکولینس سٹیشنس اور بیلسٹی و انفار میشن) برداشت  
 کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اپیکر: جو نکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے سخریک منظور کی جاتی ہے  
 (سخریک منظور کی گئی)

### مطالہ نمبر ۳

وزیر خزانہ: جناب اپیکر، یہ سخریک پیش کرتا ہوں کہ  
 ایک رقم جو ۱۰۰ رام دہ ۲۲ رپے سے متعدد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت  
 کئی عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران سب سدروں "موباں آبکاری"  
 برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اپیکر: سخریک یہ ہے کہ  
 ایک رقم جو ۱۰۰ رام دہ ۲۲ رپے سے متعدد نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی  
 کفالت کئی عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران سب سدروں  
 "موباں آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اپیکر: جو نکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے سخریک منظور کی جاتی ہے۔  
 (سخریک منظور کی گئی)

## مطالبه نمبر ۳

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۲۵ مارچ روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے کے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ ماء اخراجات برداشت کرنے پڑے گے۔

مشریف اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۲۵ مارچ روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے کے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ ماء اخراجات برداشت کرنے پڑے گے۔

مشریف اسپیکر:- چونکہ کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظوری کی گئی)

## مطالبه نمبر ۴

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے کے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ ماء اخراجات با بت موڑ و ہیکلز ایکٹ" برداشت کرنے پڑے گے۔

مشریف اسپیکر:- تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے کے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ ماء اخراجات

بابت موڑ دھکنے ایکٹ "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطہر اپسیکر :- جون کو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبات نمبر ۵

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

ایک رقم جو ۰۳۰۸۰۱۹۱۵ روزے سے متجاوزہ نہ ہوہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی  
کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں  
دیجئے ٹیکس اور حصول "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطہر اپسیکر :- تحریک یہ ہے۔ کہ  
ایک رقم جو ۰۳۰۸۰۱۹۱۵ روزے سے متجاوزہ نہ ہوہ وزیر اعلیٰ کو ان کے اخراجات کی  
کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں  
دیجئے ٹیکس اور حصول "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطہر اپسیکر :- جون کو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبات نمبر ۶

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۳۱۹۷۴۳۰۲ روزے سے متجاوزہ نہ ہوہ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران

بسلدہ در در مو اجب ریٹائرڈ منٹ دپشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر : تحریک ہے کہ

ایک رقم جو ۳۱۹ مر ۲۳ د ۲۰۰۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ د کے دران بسلدہ م" "مو اجب ریٹائرڈ منٹ دپشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر : چونکہ کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منتظر کی جاتی ہے۔  
(تحریک منتظر کی گئی)

## مطابقہ نمبر >

وزیر خزانہ : جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ... مر ۹ د ۲۰۰۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ د کے دران بسلدہ م" باہت مبادلہ مالیت پیش" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر : تحریک ہے کہ

ایک رقم جو ... مر ۹ د ۲۰۰۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ د کے دران بسلدہ م" باہت مبادلہ مالیت پیش" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر : چونکہ کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منتظر کی جاتی ہے۔  
(تحریک منتظر کی گئی)

## مطالیہ نمبر ۸

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو کر ۲۶۰ ر ۱۶۰ ر ۶۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے سالانہ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ معدالتی نامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مشتراسپیکر! تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۲۶۰ ر ۱۶۰ ر ۶۶ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے معدود کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ معدالتی نامہ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مشتراسپیکر! پونکھ کوئی خلافت ہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی جگہ)

## مطالیہ نمبر ۹

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۳۲۰ ر ۱۳۰ ر ۲۲ ر ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے معدود کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ معدود "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مشتراسپیکر! تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۳۰۰ ر ۱۳۰ ر ۲۲ ر ۸۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے معدود کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ معدود "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر! چونکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالیہ نمبر ۱۰

وزیر خزانہ! جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۹۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء کو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ ابتداء  
”قید خانہ جات“ و آباد کاری سزا یافتگان ”برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ  
ایک رقم جو ۹۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء کو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ ابتداء  
”قید خانہ جات و آباد کاری سزا یافتگان ”برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر! چونکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالیہ نمبر ۱۱

وزیر خزانہ! جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۰۰ رکھ رہم روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت  
کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ ابتداء  
”شہری دفاع“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مُسٹر اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کا کفالت کرنے عطا کی جائے جو ماہی سال حتمتہ ۲۷ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مد  
”شہری رفاه“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر! جو نکار کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے:  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبه نمبر ۱۲

وزیر خزانہ و جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کے کفالت کرنے عطا کی جائے جو ماہی سال حتمتہ ۲۷ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مد ”نار کو ٹک کنٹرول“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر! تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کرنے عطا کی جائے جو ماہی سال حتمتہ ۲۷ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مد ”نار کو ٹک کنٹرول“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر! جو نکار کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے:  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبه نمبر ۱۳

وزیر خزانہ مٹراپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو ۰۲۵ را ۱۵، ۱۵ روپے سے تجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے علاوہ کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران  
بسیلہ مہ شہری تغیرات، (بیفرا اخراجات عملہ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۰۲۵ را ۱۵، ۱۵ روپے سے تجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے علاوہ کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسیلہ مہ شہری تغیرات، (بیفرا اخراجات عملہ) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر۔ جو نکو کوئی خلافت نہیں ہے۔ اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطابقہ فمبر ۱۳

وزیر خزانہ۔ مٹراپسیکر! میں تحریک ہیں کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۱۱، ۱۵، ۸۵، ۸۵، ۰۵ روپے سے تجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو  
ان اخراجات کی کفالت کے لئے علاوہ کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے  
دوران بسیلہ مہ اخراجات عملہ شہری تغیرات، "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۱، ۱۵، ۸۵، ۸۵، ۰۵، ۰۵ روپے سے تجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے علاوہ کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران  
بسیلہ مہ اخراجات عملہ شہری تغیرات، "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپسیکر۔ جو نکو کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالعہ نمبر ۱۵۔

وزیر خزانہ - جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۲۰، ۳۲، ۶۶ دوپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران مسلمہ مد "شبہہ سخت عارمہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشیر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۹۲۰، ۳۲، ۶۶ دوپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران مسلمہ مد "شبہہ سخت عارمہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشیر اسپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اسیدے تریک منظور کی جاتی ہے (تحریک منتظر کی گئی)

## مطالعہ نمبر ۱۶

وزیر فراز انہر - جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰ دوپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران مسلمہ مد "کھونٹی ستر برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشیر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰، ۸۰ دوپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران مسلمہ مد "کھونٹی ستر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشیر اسپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اسہلے تحریک منظور کی جاتی ہے۔ (تحریک منتظر کی گئی)

## مطابقہ نمبر ۱۷

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۳۰ و ۲۰ ر ۲۱ و ۳۲ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ م، "تینم" برداشت کرنے پڑیں گے

### مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۸۳۰ و ۲۰ ر ۲۱ و ۳۲ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ م، "تینم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ چونکہ کوئی فالحت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطابقہ نمبر ۱۸

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۳۵ و ۸۲ و ۶۲ و ۱۶ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دران بدلہ م، "حق" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۸۳۵ و ۸۲ و ۶۲ و ۱۶ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے

کے دران بسلدہ مدد صحت، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبہ نمبر ۱۹

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک بیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۵۱۲ و ۵۲۱ و ۵۲۳ را روپے سے مجاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عمل کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد  
در افرادی قوت دیسرا نہیم دان فرم، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ  
ایک رقم جو ۵۱۲ و ۵۲۱ و ۵۲۳ دا روپے سے مجاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عمل کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد  
در افرادی قوت دیسرا نہیم دان فرم، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جائے  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبہ نمبر ۲۰

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک بیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۱۸۰ و ۱۸۵ و ۲۳۰ را روپے سے مجاہز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عمل کی جائے جو مالی سال اختتام ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد  
در کمیل و تقریب، ہولیات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۸۰ دوسرے سے  
متخاز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال  
ختمنہ ۳ جون ۱۹۸۶ کے دوران بدلہ م وکسیں و تنزیح بھولیات، برداشت کرنے<sup>ا</sup> پڑیں گے۔

مٹراپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالہ نمبر ۲۱

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۲۵۷ دوسرے ۲۵۶ رقم سے متخاز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳ جون ۱۹۸۶ کے دوران بدلہ  
م در سماجی تحفظ اور سماجی بیوڈ، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ  
ایک رقم جو ۲۵۶ دوسرے ۲۵۷ رقم سے متخاز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳ جون ۱۹۸۶ کے دوران  
بدلہ م در سماجی تحفظ اور سماجی بیوڈ، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹراپیکر۔ چونکہ کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے،  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالہ نمبر ۲۲

وزیر خزانہ۔ خاک اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۳۵۹ و ۱۹ ار ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد موقوفہ اوقاف، برداشت کرنے پڑیں گے،

مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو کر ۵۹ و ۱۹ ار ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی کفالت کے لئے عطا کر جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد موقوفہ اوقاف، برداشت کرنے پڑیں گے،

مٹرا اسپیکر۔ چونکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منتظر کی جاتا ہے،  
(تحریک منتظر کی گئی)

## مطالہ نمبر ۲۳

وزیر خزانہ۔ خاک اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم برو ۲۰۰ و ۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد موقوفہ اوقاف کی آفات و تباہ کاری (امدادی) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم برو ۲۰۰ و ۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دران بسلدہ مدد موقوفہ اوقاف کی آفات و تباہ کاری (امدادی) برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ چونکو کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منتظر کی جاتی ہے  
(تحریک منتظر کی گئی)

## ۲۳۔ مطابقہ نمبر

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں خوب پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹ اور ۲۴ مارچ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مزاعت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

میر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۹ اور ۲۴ مارچ روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مزاعت برداشت کرنے پڑیں گے۔

میر اسپیکر۔ چون کوئی مخالفت نہیں اسی سے تحریک منظور کی جاتی ہے۔ (تحریک منظور کی گئی)

## ۲۵۔ مطابقہ نمبر

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۹ دسمبر اور ۲۶ دسمبر روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مزاعت "رہ مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

میر اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۹ دسمبر اور ۲۶ دسمبر روپے سے متجاوزہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مزاعت "رہ مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

۶۱

مٹرا اپسیکر۔ جونکر کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطابقہ نمبر ۲۶

وزیر خزانہ بخاب اپسیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۳۰۰۳۸۹ و ۵ روپے سے بخاذ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ھفتہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دورانِ بلند مدرس امور پر درشن حیوانات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اپسیکر! تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۳۰۰۳۸۹ و ۵ روپے سے بخاذ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ھفتہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دورانِ بلند مدرس امور پر درشن حیوانات، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اپسیکر! جونکر کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

## مطابقہ نمبر ۲۷

وزیر خزانہ:- بخاب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

ایک رقم جو ۱۰۰۱۰ اور ۸۰ روپے سے بخاذ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ھفتہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دورانِ بلند مدرس «جنتلمنز» برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اپسیکر! تحریک یہ ہے۔

ایک رقم جو ۶۰۰ رروپے سے بخاذ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ھفتہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دورانِ بلند مدرس

”العجلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ جو نکار کرنے مخالف نہیں اس لئے تحریک منظور کر جائی ہے۔  
(تحریک منظور کر گا)

## مطالہ نمبر ۲۸

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک بیسوں تر ماہوں کے

ایک رقم جو ۶۳۵ دو۲۱ و ۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افرادات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۲ کے دوران بدلہ مل ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ  
ایک رقم جو ۶۳۵ دو۲۱ و ۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افرادات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران بدلہ مل ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ جو نکار کرنے مخالف نہیں اس لئے تحریک منظور کر جائی ہے۔  
(تحریک منظور کر گا)

## مطالہ نمبر ۲۹

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک بیسوں کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۳۰ دو۲۱ و ۳۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افرادات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۲ کے دوران بدلہ مل ”اعلیٰ باہمی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کمی کرنے کی طرف، حاصلہ جو مالی سال اختتام ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مدد اعلیٰ ہیں، برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپیکر۔ جو نکل کر کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک یہ منظور کی جاتی ہے۔۔۔ (تحریک یہ منظور کی گئی)

### مرحلہ لبہ نمبر ۳۰

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۰۰ و ۰۱ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کمی کرنے کی طرف، جو مالی سال اختتام ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مدد اعلیٰ "آپاشنی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۰۰ و ۰۱ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کمی کرنے کی طرف، جو مالی سال اختتام ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مدد اعلیٰ "آپاشنی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپیکر۔ جو نکل کر کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک یہ منظور کی جاتی ہے۔۔۔ (تحریک یہ منظور کی گئی)

### مرحلہ لبہ نمبر ۳۱

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء و ۰۹ و ۰۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کمی کرنے کی طرف، جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں مدد اعلیٰ

”و دیہی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو ۱۰.۹، ۰۲، ۰۵ رہے سے بخوازنا ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کی جائے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ مدد و دیہی ترقی برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ جونکھ کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔ (تحریک منظور کی جائے)

## مطالبه نمبر ۳۲

وزیر خزانہ۔ حباب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۱۰.۵، ۰۵، ۰۲، ۰۰ رہے سے بخوازنا ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کی لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ مدد و صفت و حرفت برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۰.۵، ۰۵، ۰۲، ۰۰ رہے سے بخوازنا ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کی لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دوران بسلدہ مدد و صفت و حرفت برداشت کرنے پڑیں گے۔

مٹرا اسپیکر۔ جونکھ کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔ (تحریک منظور کی جائے)

## مطالبه نمبر ۳۳

وزیر خزانہ۔ حباب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۱۰.۹، ۰۸، ۰۲ رہے سے بخوازنا ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات

کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران بدلہ  
مہر سٹیشنری اور طباعت، برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقہ جو ۱۹۸۰ء میں روپے سے مجاہد زندہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی  
کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مہر سٹیشنری  
و طباعت، برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپسیکر۔ جونخا کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے (تحریک منظور کی گئی)

#### مطالبه نمبر ۳۴

وزیر خزانہ۔ حباب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ۱۹۸۰ء میں روپے سے مجاہد زندہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات کی  
کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مہر مدنی  
و سائل شعبہ جات سائنسی برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۱۹۸۰ء میں روپے سے مجاہد زندہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مہر  
و سائل شعبہ جات سائنسی برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مشراپسیکر۔ جونخا کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے (تحریک منظور کی گئی)

#### مطالبه نمبر ۳۵

وزیر خزانہ۔ حباب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۰۰۰.۰۳۰،۲۳ دارے رہے سے بجا وزیر ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مد "سب سیدی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مٹرا پسیکر . خریکیہ ہے کہ

ایک رقم جو ۰۰۰.۰۳۰،۲۳ دارے رہے سے بجا وزیر ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مد "سب سیدی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مٹرا پسیکر چونکو کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔ (تحریک منظور کی)

### مٹا لبر نمبر ۲۶

#### وزیر خزانہ . جذاب اسپیکر۔ میں تحریک پہنچ کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۰۰۰.۰۹۰.۰۱ دارے رہے سے بجا وزیر ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مد "قرضہ جات پہنچی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مٹرا پسیکر . تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۰۰۰.۰۹۰.۰۱ دارے رہے سے بجا وزیر ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتام ۳۰ جون ۱۹۸۶ و کے دوران بدلہ مد "قرضہ جات پہنچی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

چونکو کوئی خلافت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی)

## مطالبه نمبر ۳۷

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

## مطالعہ نمبر ۳۸

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال ختم ہے ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالعہ نمبر ۳۸۔ جو نکاح کی مخالفت ہیں اسے لئے تحریک منظور رکھ جاتی ہے۔  
(تحریک منظور رکھی گی)

## مطالعہ نمبر ۳۸

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے مجاہز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت میں عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

## مطالعہ نمبر ۳۸

ایک رقم جو ۱۹۸۶ء میں روپے سے مجاہز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان افراد کی کفالت کے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دوران میں سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے۔

میرا پسیکر۔ چون کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبه ۲۹

وزیر خزانہ۔ جناب اپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو...، اور دوسرے سمجھاوڑ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کے لئے عطا کی جائے تو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ بسلدہ مہ "لا اینڈ  
آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔  
میرا پسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو...، اور دوسرے سمجھاوڑ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ بسلدہ  
مہ "لا اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

میرا پسیکر۔ چون کوئی مخالفت نہیں اس لئے تحریک منظور کی جاتی ہے۔  
(تحریک منظور کی گئی)

### مطالبه نمبر ۳۰

وزیر خزانہ۔ جناب اپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو...، ۲۰۰۰ روبے سے سمجھاوڑ نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کے دورانِ بسلدہ مہ  
دو کمیونٹی سرومنز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

میرا پسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ  
ایک رقم جو...، ۲۰۰۰ روبے سے سمجھاوڑ نہ ہوں وزیر اعلیٰ کو ان

اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران  
بسدہ مدد کیوں نہ سردمز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطلاعہ نمبر ۳۱  
**مطلاعہ نمبر ۳۱**

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ... د ۵۵ د ۱، ر ۳۲ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران  
بسدہ مدد و سوچل سردمز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطلاعہ نمبر ۳۲  
**مطلاعہ نمبر ۳۲**

ایک رقم جو ... د ۵۵ د ۱، ر ۳۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات  
کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۳۰ جون ۱۹۸۶ کے دوران بسدہ  
مد "سوچل سردمز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطلاعہ نمبر ۳۳  
**مطلاعہ نمبر ۳۳**

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ  
ایک رقم جو ... د ۵۵ د ۱، ر ۳۲ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان

اگر اجات کی کفالت کے لئے عطا کر جائے جو، الی سال مختتمہ ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دریان  
بسیلہ مہر اکنامک سردمز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مہر اسپیکر، خریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ر. ۰۶ ر. ۳ م رس ۲۲ م روپی سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اعزاجات  
کی کفالت کے لئے عطا دکی جائے جو، الی سال مختتمہ ۳ جون ۱۹۸۶ء کے دریان بسلیلہ  
مہر اکنامک سردمز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

### مہر اسپیکر، جو تحریکی خلافت نہیں اس لئے خریک منقول کی جاتی ہے۔ (خریک منقول کی گئی)

### مہر اسپیکر، سمجھ پاس ہوا۔

چون تحریکی سامنے فریز کارروائی نہیں ہندا ایک ایسا کل صحیح سارہ ہے تو بھی تک  
ملتوی کیا جاتا ہے۔

(دوپہر بارہ بجکر پندرہ منٹ پر اسیلی کا ایک ایسا اگلی صحیح سارہ ہے تو  
بھی تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔)